

فِي الصَّانِدَةِ وَالْأَشْ

المعرف

رَدِّ مُهَمَّةِ قُوَّاتِي

از عصیف مینیف مُوحِدِ بکتا عاشق بیمیتا صاحب دل

غیر کامل و اتفه رُؤوزِ طریقت سرشناس باشد و حیث تحقیقت

آنچه باشد اگر کس شاهد صاحب ارشی متوجه

بیمه کچھ انوپن ضلع مردا آپا

و معرفت جید بر فر پریں ہلیں ہیں چھپی

یادارت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خیال کر کے جو میں نے دیکھا اُسی کی صورت چمک رہی ہے
اُسی کا نقشہ ہو چار جانب اُسی کی رنگت دیک رہی ہے
تمارے فیعن قدم سے جاناں ہوا ہے سرپر باغِ عالم
 تمام اُن گلکشِ جہاں میں تماری خوبیوں مک رہی ہے
ندرو جائیگا چارہ ساز و عبست تماری ہو فکر و کوشش
 کسی حیر کی یہ نوک تریکاں ہماۓ لمیں کٹک ہی ہے
 یہ باغِ عالم میں رنگ دیکھا کوئی بغیقیں کوئی ہو خدا
 کسی ہے سورِ فعاں قمری کسی پیبل چمک رہی ہے
 عجب طرح کی کٹکش ہے کہ ہم کو ہے انتظارِ جاناں
 کمر کو با نہ صوہ اگھا دیستراجل سرپلے یہ بک رہی ہے
 بسی گلکوں میں اُسی کی بو ہے پری دشون میں اُسی کی خوبی
 بتوں کے پردے میں دیکھ اُنھیں ایک صورت جملکے ہی ہو

محبوب صد اسلطانِ دعالم صلی اللہ علیہ وسلم مُحْمَّذُونَ جُود و منبع رحمت قلزم احسان شفاعة اُطہرو اندس سرور و بید ختمِ رسُول مُحَمَّدٌ صاحب پیشِ منظہر حماصہ نشیں ہو روزی شاہ	صاحبِ اُن اشرفت آدم صلی اللہ علیہ وسلم نیر عظمت فضل اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم بدرِ منور نیر عظمت صلی اللہ علیہ وسلم
اے میرے ہادی اے میرے بولا او گھٹ کی ہبات تنا میری زبان میر ہو یہی ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم	
نورِ الٰی اشرفت و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم منظہرِ خالق مجبر صادق فخرِ رسُول مُحَمَّدٌ الٰی اُشرفت آدم فخرِ سلیمان غیرت پیغُت شکست حجا مطلع رفتہ مر سالت ٹادی کامل طلی حماۃ	اقدس فضل سید و سرور صلی اللہ علیہ وسلم مصدرِ خوبی شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم خفرِ ماں کوئیں کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم مالکِ جنت ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم
او گھٹ جو گی بنکے بھکنا احمد نام کی سرمن جپنا لکھنا اپنی بوچ جیس پر صلی اللہ علیہ وسلم	
قد اس نام پر کیا خوب نامِ شیرزاداں ہو جو اس نے جب کما حیدر مجمِ پیر اسکی آساں ہو	بلاؤں سے ہو گوہ حضن میں جو غنیماں ہو مسن کتا ہو دل میں پیری بخش کاساں ہو
علی کا نام بھی نام خدا کیا راحت جاں سے عصاے پر ہو تینج جواں ہو حرز طفلاں ہے	
علی عالی عالی و ای عالی کوئی فلی اور سب کا عالی یاد ر علی بچوں کا وارث ہو علی پیروں کا ہو رہب	علی بے دستگیر فلی اور سب کا عالی یاد ر جو اس کا کا دل علی کے نام سے ہتا ہو زور آور
علی کا نام بھی نام خدا کیا راحت جاں ہے عصاے پر ہو تینج جواں ہو حرز طفلاں ہے	
شناخواں ہو علی کا خانہ کوئی فرائیں میں بچا یا ہو علی نے نوح کی کشتی کو طوفان میں	

علیٰ امداد کو یہ سوت کی پتوں پرچے چاہ کنگان تک	حناضت کی ہلیٰ نے ابنِ میرم کی بیباش تک	
علیٰ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحت جاں ہے عصاۓ پیر ہجتِ تینج جواں ہی حرز طفالاں ہے		
علیٰ کا نامِ نامِ زینت عرشِ مسلم ہے علیٰ کا نامِ حس کو یاد ہے پھر کیا اُسے غم ہے	علیٰ کا نامِ حضرت خلائق عالم ہے علیٰ کا نامِ ذخیر دل کے خاطر گو یا مردم ہے	
علیٰ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحت جاں ہے عصاۓ پیر ہجتِ تینج جواں ہی حرز طفالاں ہے		
مشن طفن جواں کو ہو قیاست گور کی منزل سافت راہ کی طے ہوئیں ہو پہراں قابل	جو ان عصیاں کے درست طفن کی کی ہوئی مدل مگر اک یا علیٰ کرنے میں آس ہو گی یہ نزل	
علیٰ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحت جاں ہے عصاۓ پیر ہجتِ تینج جواں ہے حرز طفالاں ہے		
ہمیشہ نہیں ہامی علیٰ ہیں ناقاونوں کے علیٰ اصغر امام و پیشوائیں بے نباؤں کے	علیٰ کے لمحتِ حسینِ سروہیں جوانوں کے آلی گھر کے ہیں سب صرف دا ان جگہ انوں کے	
علیٰ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحت جاں ہے عصاۓ پیر ہجتِ تینج جواں ہے حرز طفالاں ہے		
علیٰ ہے شافعِ محشر علیٰ ہے ساقی کو شر علیٰ مولائے عالم ہی علیٰ ہے نفس پیغمبر	علیٰ شاہ ولایت ہے علیٰ سلطان بحد و ببر علیٰ حاجت رو طفیل جوان و پیر کا بیاورد	
علیٰ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحت جاں ہے عصاۓ پیر ہجتِ تینج جواں ہے حرز طفالاں ہے		
علیٰ کے نام ہو او گھٹ گدار زدوار ہوتا ہو علیٰ کے نام سے بیڑا بیڑا ہوتا ہو	علیٰ کا نام لینے سے بیڑا بیڑا ہوتا ہو علیٰ کے نام سے بیڑا بیڑوں کا پار ہوتا ہو	

علیٰ کا نام بھی نام خدا کیا راحیت جاں ہے
عصاے پیر ہی تین جواں ہے حرز طفلاں ہے

منک کے متھی جو بے نشان ہو گئے اسی کو نشان دارث مکان دارث
یہی ہے ایماں کو لامکاں ہے قسم خدا کی حکم دارث

کروں خدا کیوں نہ دین وایماں خدائی ساری بھیز فرمان
لگاکے ٹھوڑ کر جلائے فردے خدا کی قدرت ہی شان دارث

فضیح باتوں میں ہے جو لذت نہیں شکر میں یہ حلاوت
کر روح سمجھاں ہو دنگ دشمن دار اگر چہنے بے بیان دارث

کسی کی بھاتی نہیں کہاںی کوئی خوش آتا نہیں ہے قصہ
کسی کا سنتے نہیں فسانہ سوائے اک داستان دارث
نہیں ہے دیر و حرم سے مطلب کر اپنا مشتری بجا و گھٹ
ہماری مسجد ہمارا کعبہ جہاں ہیں ہے استان دارث

اللّٰہ جس دم لیوں پہ دم ہو زبان ہو صرف ثناۓ دارث
کر دل میں شوق وصال دارث ہو انکھوں محو سے لقائے دارث

جہاں میں اپنی نظر سے گزرے ہزاروں خوش روین لاکھوں
مگر نہ دیکھی یہ شان - خوبی جدا ہے سبے اوائے دارث

نہ پوچھو واعظ ہمارا مشرب نہیں ہے دیر و حرم سے مطلب
زمانہ گزر اجوکے بیٹھے ہیں دین وایماں فرطے دارث

کماں کا پرده حجاب کینا خدا بھی پوچھتے تو صاف کہہ یہ
ہماری ملت بے عشق دارث ہمارا ایماں دلانے دارث
جو سب کی شکل میں کام آئے کرے غربوں کی دشکیری

گلے بیڑا جو بار او چھٹ نہیں ہے کوئی سوائے دارث

حضر ذیں کوئی نہیں اور پیشوں کوئی نہیں	دارث کون مکاں تیرے سو اکوئی نہیں
بیج کماہ تو ہی توبہ اور غدا کوئی نہیں	لامکاں کتے ہیں جس کوہی وہ تیراہی مکاں
پر تراہم سر جہاں ہیں ملقا کوئی نہیں	محبین گذرے نظر سے بینکڑوں لاکھوں جسیں
جز ترے کوئیں میں جلوہ نما کوئی نہیں	دیر کعبہ کا شاستا دیکھکر باور جوا
دیرہ حق بیس سے لیکن دیکھا کوئی نہیں	شمع دپروانہ میں ہے ایک سال جلوہ ترا

دو جہاں میں اپنے دارث کا سماں ابھی مجھے اور تو او چھٹ مر خلک کشا کوئی نہیں

دارث کون مکاں تیرے سو اکوئی نہیں	شمع ایوانِ جہاں نیرے سو اکوئی نہیں
زیب صدرِ لامکاں تیرے سو اکوئی نہیں	زینیت عرشِ علا و رونقِ بستانِ دہر
وستگیر بیکاں تیرے سو اکوئی نہیں	چارہ گرفراہِ درسِ خلک کشا غرباً فواز
روح عالمِ جاںِ جاں تیرے سو اکوئی نہیں	باعثِ آرامِ دلِ تقویتِ ہر قاصِ عام
واتعِ رازِ ناس تیرے سو اکوئی نہیں	عالِمِ سرخنی بیشنہ اعمالِ حسلق
ماہ پیغمبر عز و شان تیرے سو اکوئی نہیں	مالکِ برجزوں کل فرمانِ دادِی هرتبت

او چھٹ ہے بکیس اس قد جستے جسکی چارہ گر غمخوار زیرِ آسمان تیرے سو اکوئی نہیں
--

ہے مولا مر امقتدارے مدینہ زبان پر ہو میری شناۓ مدینہ خد امجھ کو لیکن کھائے مدینہ ن دیکھوں کبھی ماورائے مدینہ قسم کھاتا ہے خود خداۓ مدینہ	نہ کیوں نکر ہو دل میں ولائے مدینہ دم نزعِ محشر میں جنت میں یا رب نہیں غم اگر باعِ صنوال نہ دیکھوں بے یوں نظر میں کہ پھر خواب میں بھی زہے عزتِ ارض طیبہ کہ جس کی
--	---

رہے گی مجھے بیاد فردوس میں مجھی
نے تجویں دا خط فراستے مدینہ

نے حوروں کی حیرت نے جنت کی خواہش

میرا دل ہے او گھٹ نداۓ مدینہ

ہو جائے اگر الفیت لیلاۓ مدینہ
کجھر کے شیڈ روز کھوں ہائے مدینہ
ہے مالکوں مولامیر آقاۓ مدینہ
پی آیا ہوں ہیں ساغر صہبائے مدینہ

آباد جنوں میں کروں صحراء مدینہ
یارب نے لگئے روضہ رضوان میں ہر دل
پوچھیں گے نکریں تو کمدوں تکانیز ایہ
زاہد مجھے تا حشر خار اس کا رہیگا

او گھٹ نہ رہے پھر مجھے کنون کی خواہش
قسمت سے جو سکن مرا ہو جائے مدینہ

کرے خود خدا اقتدارِ مدینہ
بسارِ ارم سے بسارِ مدینہ
خند اکو ہے یہ اعتبارِ مدینہ
ہوئے کیا سے کیا جان شارِ مدینہ
ازل سو ہیں جو سو گوارِ مدینہ
ہے تاؤک تکن ششووارِ مدینہ

زہے عزت و افتخارِ مدینہ
کہیں بڑہ کے ہے جان فرا اور بتر
یہاں دن ہونے سے پر شش نہیں پھر
خدا کے ہیں معتبدول انصار حضرت
کبھی باع جنت سے وہ خوش نہ ہو گئے
ہزاروں کو گھاٹل کیا ہے نظر سے

خدا ہند سے جلد او گھٹ نکائے
وکھائے ہیں پھر دیارِ مدینہ

خدا کے فر سے کچھ کم نہیں بلائے فراق
نہ ایسا درد نہ غم سے کوئی سوائے فراق
خدا کسی کے نہ شمن کو بھی نکھائے فراق
کوئی بیان نہیں کر سکتا انتہائے فراق

کوئی بشر نہ جماں میں ہو مبتلاۓ فراق
ہلاک ہم میں جو انساں کو بے اجل کر دے
ہزار صدمے ہیں کم ایک یہر کے غم سے
کہیں بڑی ہی قیامت کے دن ہی ہجر کی شب

کلیج عاشقِ علیس کا روزگھاتا ہے
خدا نے کی ہے مقرر یہ غذےِ ذاق

سرائے شربت دیدار یار اے او گھٹ

جباں یہ ادرنس ہے کوئی دو اے فراق

پہنچتی کا نامہ دا ہے عشق

حُن یہ ہو رازِ کبر پا ہے عشق

کون کتنا ہو یو قابے عشق

اور سلطان درا ہے عشق

عشق رہبر ہو پشاو ہے عشق

عشق کیا ہے یہ کوئی کیا جانے

عشق رہتا ہو سا تھا عشق کے

عشق ہر ز پ صدر کون مکال

عشق کو کوئی کچھ کے او گھٹ

بُر بارا تو رمنا ہے عشق

پھر گی نقشہ مری آنکھوں میں تمح طور کا
ہے یہ عالم آتش غم سے دل محروم کا
دیکھنے والا ہوں ہیں اس نگسِ مخدوم کا
اور کوئی اب نیں منس دل رنجور کا

جب خیال آیا مجھے تیرے روچ پر فور کا
آبلے پڑنے لگے پائے خیالِ فکر میں
اک نظر میں جس نے لاکھوں کیا بھی شہادت
جز ملاں حزن داند وہ ولز کو در دغم

فخر یہ ہے میں شہ وارث کے در کا ہوں فقیر

مرتبہ او گھٹ نیں جو قیصر و فغور کا

یہ دل ہے دہ مکاں جو لامکان والے کی منزل ہے

وہ لیلی ہے اسی ہیں یہ اسی لیلے کا محفل ہے

۲۵) نجوش آتا ہے صمرا اور نہ دل بستی میں گلتا ہے

یہ کسی شمشکش میں جان ہے اور کسی شکل ہے

بھی دکھا تماشا جا کے ہم نے بزم جاناں ہیں
کہیں لاسٹہ تڑپتا ہے کسی جو قصہ سبل ہے

جسے دیکھا اسے گھائل کیا بے چشم جاناسے
بچے گی جان کیونکر آنکھ بھی قاتل کی قاتل ہے
ہمیشہ ہم بغل دہ رشک یعنی ہے تصور میں
مری آغوش گویا اسے جنوں آغوش محل ہے
کیا بے گھات ہے او گھٹ جناب شاہ وارث نے
سمجھدیں خود نیں آتی ہے ایسی اپنی منزل ہے

جسے دیکھا اسے پڑا نہ دیکھا کبھی کعبہ کبھی بخنا نہ دیکھا کراحت یہ بھی ہے پر فغاں کی جو لطفِ مشربِ رندانہ دیکھا کہ فیضِ دیسخت نہ دیکھا بتول میں جلوہ جانا نہ دیکھا اُسی کو جرس بگدِ مہمان پایا رسی حسرت نہ سیر لامکاں کی	تیری محفل ہیں یہ جاتا نہ دیکھا کسی پردہ نہیں کی جتوں میں گبر و شیخ کے مدہب ہیں کب ہے ہوئے سرشار و بخود شیخ صاحب ضدا شاہد ہے سچ کہتا ہوں اہ اُسی کو جرس بگدِ مہمان پایا رسی حسرت نہ سیر لامکاں کی
---	--

خفا ہونے میں بھی اس محل کے او گھٹ
عجیب اک نازِ معنوں تا نہ دیکھا

کریں آہ و فغاں پھوڑیں پھپو لے اس طرح دل کے
ارادہ ہے کہ روئیں عید کے دن بھی گھے مل کے
تما شے دیکھتے ہیں آج گل وہ رقصِ سبل کے
گھسنے ہم نے بھی غرروں کی یہ قصے انکی محفل کے
کہاں میں تسل ہے نہ موزوں ہے کوئی قصہ

خانے بھی پر شیاں ہیں ہمارے مصطفیٰ دل کے
کریں کیا غیر سے تکرار وہ نا اہل و ناداں سے
جو عاقل ہیں وہ منہ لگتے ہیں یہ مغزوہ جاہل کے

جگہ روئے کی بے مدبوس ش پاکر پار غ عالم میں
مری غفلت پر یہ غنچے بھی اب ہنسنے میں کھل کھل کر

پر شیاں کیوں نہ ہو دکھتا ہو اول سیر گلشن سے
کہ اہل دردشن سکتے ہیں نالے ہندا دل کے

یہ بولا ویجیکر آئینہ مجھ سے وہ مر اخود بھی
کھو خو شرد جہاں میں اور ہیں میرے مقابل کے

بلا یا پسلے مقتل میں کب ہے ذرع خود مجھ کو

قیامت تک نہ بھوؤں گایا حس اپنے قاتل کے

رُخ جانا نہ پر تو فلن ہے روز و شب یکاں
ہم اے کبک درمی عاشق ہیں ایسے ماہِ کامل کے

تجھے مشکل کشا سمجھوں نہ کیوں نکراۓ مرے وارث

نز سے ہاتھوں سے حل ہوتے ہیں عقد میری شکل کے

غم و بُخ و الٰم کا سامنا او گھٹ نہ کیوں نکر ہو

کہ را و عشق میں یہ مرحلے ہیں پہلی منزل کے

تمہیں کو تمہاری قسم دیکھتے ہیں

تما شاۓ دیر و حرم دیکھتے ہیں

زیادہ کسی کو نہ کم دیکھتے ہیں

نہ حرث سے بولے ارم دیکھتے ہیں

جہاں میں جہاں جس کو ہم دیکھتے ہیں

طلب سکھا رتیرے بچشم حقیقت

بر اپر ہیں گبڑ و ملک ان ہم کو

ترے عاشقوں کو نہ دو زخ کا ذرہ

میری نہن کیوں دم بدم دیکھتے ہیں	ٹیوبوں نے سمجھا ہے کیا یہ تماشا
ہم ان کا برا بر کرم دیکھتے ہیں	نہیں بند ہے باب احسان و ارث

لڑی ہے کسی گل سے کیا آنکھا اوگھٹ
تمیں مرضہ روحش نم دیکھتے ہیں

تیرے رجہیں نے بصداد ا جونعاب رخ سے اٹھا دیا
 جو صنانہ تھا کبھی ہوش میں وہ تماشا مجس کو کہا دیا
 ملاشب جو خواب میں وہ جیس یہ کہا تھا لکھیں گی حسرتیں
 پچھنا یہ با دھرنے کی چلی یوں کہ محبس کو جگھا دیا
 میں اگر چہ خاک میں مل چکا اگر ان کے دل میں عبارتھا
 کر نشان قبر بھی ڈھونڈ کر مرے سنگل نے مٹا دیا
 چھٹے قید دیر و حرم سے ہم ہوئے خواب ہ جو خیال تھے
 مجھے ساقیا میں بخوبی کا وہ جسم تو نے پلا دیا
 تجھے دیکھا و بت خوش ادا پھری آنکھ ساری خدائی سے
 وہ جو یاد رستی تھیں صورتیں انہی صاف دل سے بھلا دیا
 میں وہ مرغ غانہ خراب ہوں کہ جن قفس کا ہو ذکر کیا
 لیا اگر حسینوں نے مول بھی مجھے صدقہ کر کے اوڑا دیا
 مرا اگر چہ اوگھٹ نام ہے پا کرم ہے وارث پاک کا
 زہے شان دم میں عنی کیا کہ گدا سے شاہ بنادیا

ہنس کے بولے تو بھی اس قابل ہوا	بوس رخ کا جو میں سائل ہوا
عشقی میں یہ بھیں حصل ہوا	شہر چھوٹا نہ دیر اپنی ہوئی
چھن گیا سینہ جب گھاٹل ہوا	نا دک تر نگاہ جاناں دیکھیں کر

اک کے رہنے کا سکاں یہ دل ہوا جس لوہ فرمادہ سے کامل ہوا صل ائمی کا عتمدہ مشکل ہوا	جس کی گنجائش نہ ہو کونین میں بن کے آدم اپنے نظارہ کو خود جس کے حامی حضرت وارثت موعے
--	---

سن کے اوچھٹ کی فناں بولا وہ بت

اس پر کیا قسم خدا نازل ہوا

جو تیری محفل میں ہوئے تمعر و پروانہ ہے رشکت اڑاہی جو دربان در جانا نہ ہے سب یہ باتیں ہیں بنادث کی فقط افسانہ ہے ہم سافر ہیں ہمارا دل صاف غانتہ ہے دین ایمان عشق ہی ملت مری مذا نہ ہے یا الئی دل سے میرا یا کوئی تجھا نہ ہے رند ہوں زاہد مجھے کافی در میخا نہ ہے کون روتا ہے کیس کی آہ جیتا باز ہے اس تمنا پر یہ اپنی تعریش ستانہ ہے آنکھ سے بایادہ وحدت کا یہ پیانا ہے	جس کو دیکھا کشتہ اندرا ذمتو قانہ ہے برگہ ایں اس گلی کے شوکت شاہانہ ہیں ذکر عشق و عاشقی سنکروہ بولا بد گھاں ہم رہیں صحریں اور درد و المم دیں ہیں کفر اور اسلام سے اعظم ہیں مجھکو عرض کیوں تصور ان بتوں کا لمیں ہتا ہی مرے شیخ کو کعبہ میا رک بر ہن کو بت کدہ سنکے فریاد و فناں میری وہ بولا سڈل انھوں کے ہم کو تھام لے محفل ہیں وہ معمور تماز جس کو دیکھا شاہ وارثتے ہو بیویش موت
---	---

سینہ کوئی دھیکہ اوچھٹ کی بولا وہ جیں

یہ کوئی سودا می ہو خطی ہے یاد ہو نہ ہے

دل لکھی کی اچھی صورت ہو گئی آپ کی طریقہ حقیقت ہو گئی دین و دنیا سے فراغت ہو گئی ہن دستارِ فضیلت ہو گئی	ایک خوشہ دے محبت ہو گئی لاکھ پر دہی کچھے ہوتا ہے کیا عشق بازی ہیں یہ آزادی ملی سنتے ہیں وہ عظیم کی سیحتا نیں آج
---	--

بُت پرستی کی خدا کو چھوڑ کر
ہم کو کیا خوش رو جہاں میں لا کھہ بہوں
لگ گئی کس کی حند اجانے نظر
اس کا بھر غم سے بیڑا پار ہے

اب گھلے مل جاؤ اونھٹ پیار سے
بو چکاش کوہ شکایت ہو گئی

رہا نہ ہوش کی عشق میں یہ کیا ہمنے
ہزار حیث نہیں کچھ خطر کروزی است
توں کا عشق ہوا جب نصیر اے وعظ
تمیں تو آگئے دو دن میں جور و ظلم و ستم

ستا ہے کہتا تھا اونھٹ اگر دین وا یاں بھی
نشار حضرتِ دارث پا کر دیا ہم نے

ذر استانیں کہنا کسی کا
دل ناداں کو ہج سود اکسی کا
زمانہ ہو گیا شید اکسی کا
نظر آنابے اک جلوہ کسی کا
ہوا دل خود بخود بندہ کسی کا
ہوا کرتا ہے پھر حرقا کسی کا

تصویر میں سدارستا ہے اونھٹ
فتیڈ بالا رُخ زیب اکسی کا

سوئے کعبہ یا سرخ کوئے پشاں لیجا ایکا
چائی نگے ملک عدم کو دین ایماں چھوڑ کر

صح بتا جو میں جنوں مجھکو کہاں لیجا ایکا
سر پا پئے کون یہ بار بگراں لیجا ایکا

لیجیج کر تھلے ہی بھسہ امتحان لیجایا گی
جائیں گے واعظ جماں پیر معاں لیجایا گی
دل ہیں ارمان شہادت نہیں جماں لیجایا گی
دیکھنا ہے اب کماں یہ آسمان لیجایا گی

ہمیں قیامت لکھ کیا کہوں جان اک نہ جائی گی
خود ارادہ بست کردہ کا ہونہ کعبہ کی جوس
چور کر بسل گیا بے رحم یہ سمجھا نہ ہے
کوئے جاناں بھی چور ایسا خانہ دیرانی کے بعد

آئے تھے اول گھٹ جماں ہیں شوکر کھانی کو ہم
جائیں گے یہ آپ و اذہاب جماں لیجایا گی

مل گیا رندوں میں یہ ابرار آج
بخت خفتہ ہو گیا سید ار آج
صیع سے بیٹھیں پس دیوار آج
ہو گیا اچھا دل بیمار آج
توڑ ڈالیں سمجھے دزنار آج
باندہ گر نکلا ہے وہ تلوار آج

شیخ نے کی رہن مئے دستار آج
خواب میں دیکھا ہے روئے یار آج
شام کو آئے گا دہ بالائے بام
کل ہی دیکھے تھے رپ جان بخش یار
دیکھے لیں گر ان کو شیخ دپر من
کس کا لے گا امتحان کھلتا نہیں

المدد اے داریت ع لم پناہ
یکجھے اول گھٹ کا بیڑا پار آج

رنج سنتے سنتے تحر کا کلیجہ ہو گیا
و حشت دل کم موئی بھتی کچک سودا ہو گیا
دوست دم جب ہ پڑے جیشہ برپا ہو گیا
کوچھے جاناں مکل اپنا یہ نقطہ ہو گیا
نامہ بر میرے لئے تو ہا سی ہا ہو گیا
سارا عالم دیکھ کر محنت اساتھ ہو گیا
اپنی بر بادی کا بھی مشہور قصدا ہو گیا

دل کا عالم عاشقی میں کیا کہوں کیا ہو گیا
چین اک دن بھی نہ پایا فراق یار میں
گر پڑے غش کھا کے عاشق دیردی جی ہے
ہو گئے ہم صورت دیوار اس کو دیکھ کر
حال تئن کے یار کا آئی تین بیجان میں جا
سیر کرنے بام پر آیا جو وہ پر دہ نہیں
ذکر اپنا آجھل شنے ہیں اول گھٹ کہیں

شرم کیسی فقط بہانہ تھا
شخ فردوں جس کو کہتا ہے
کیوں نہ آتے عدم سو دنیا میں
یا و آتے ہیں وہ شباب کے دن
بعد مردن بھی بھر کا غم ہے
جو محبت کو دل لگی سمجھے
غیر کے ساتھ اس لئے آتے
گھر میں اللہ کے یہ رہتے تھے
وی جسکے در پ شاہ وارث نے
ورنا اونٹ کہا نہ کہا نہ تھا

تجھی کو جان جاں دیر و حرم میں جلوہ گردیکیا
کوئی زبرہ جبیں دیکھا کوئی رُشک قمر دیکھا
یہ تیری انکھ ہے یا یاد وحدت کا ساغر ہے
وحدت کس بھی نہ چھوڑ ایسا یہ جھا ور دل تو نے
تباہ کی شخچی آئے میں کعبہ کی جلوپور میں
یہ آنکھیں پوٹ جائیں گر کی کو اک نظر انکھیں
ذیارت کی کسی نے دیر کی کعبہ گیا کوئی

ہم اپنے گھر سے جب اونٹ چکڑا رت کا دیر د

دیکھ کر اس بست کو سکتا کیوں نہ
اک جہاں محو نہ تاشا کیوں نہ
کوئی صورت کوئی نہ تاشا کیوں نہ
دونوں عالم میں وہ کیتا کیوں نہ

جا بجا اب اس کا چرچائیوں نہ
جز سے گل قطہ سے، یا کیوں نہ
وہ تمہارا دل سے بندہ کیوں نہ

رازِ فٹ کر دیا منصور نے
گھل گئی اپنی حقیقت جس کو وہ
جس نے دیکھا ختم حق میں سے تمیں

آدمی او ٹھٹ سا ہو وے بت پرست
اس کی قسمت میں لکھا تھا کیوں نہ ہو

گھل کیا مجھے ایس دو تین چار نے
ور پردہ گل سے نخ کسی کو پھار نے
اٹھی تعاب رُخ سے جمع فلہیں یار نے
ہم کو کیسا تباہ اسی کار و بار نے
محبوب کر دیا ہے دل بیقرار نے
پیدا کیا ہے اس لئے کیا کر دگار نے
ہم کو جواب دیا جب اختیار نے
بول اگر آپ لاۓ میں صد و آمائے
ہم کو دکھائی سیریہ فصل بمار نے

ابڑے چشم ناز نے خرگان یار نے
واعظ غصن یہ تھی کہ درست کدہ پہ بھم
عاشق بزاروں صورت پروانہ گر پڑے
سودار ہا کہ عشقِ تباہ میں سے فائدہ
کیوں بار بار جائیں نہ ہم کوئے یار میں
لازم نہیں ہتو تمیں دعوےِ خدا تعالیٰ کا
محبوب ہو کے پیشہ رب سے کوئے یار میں
دل بہر نذر یار کے آگے جوے گئے
صحواں میں خیسے اور کھی دشت میں پھرے

او ٹھٹ غر در کیوں نہ ہوں کوہ ہو اس قدر
آن کو سیں بنایا ہے پر در دگار نے

گلی میں اس ترکِ حبیب یہ انقلاب دیکھا
نازِ بندہ کو پڑتے واعظ کو ہم نے پتے تراپ دیکھا
غنی بے وہست نازیم رہے اس کی سر کار لاؤ بالی
کبھی کرم ہے کسی پیجد کبھی کسی پرعتا ب دیکھا
اکیلے ہم ہیں انہیم برے گھر میں فرش ہوا درہ کوئی یاد ر

جو آنکھ جپکی ہمیں بھر کی شب تو یہ پشاں خواب دیکھا
 ملا یعنی بتاں کا شر کو محو کریں کھائیں چین کھویا
 ابھی قیامت کا ورالگ ہو پہ جیتے جی یہ عذاب دیکھا
 اکیلا بیٹھا تھا میرا یوسف کو جھپ کے غروں سے ہم ہمی پہنچے
 نسبت جائے تو اُج ہم نے بھی یار کو بے نعاب دیکھا
 لگا وارث نے سیکڑوں کو بنا یا قطرہ سے پل میں دریا
 نظر جو آتے تھے پسند ذرے اُنس کو پھر آفتاب دیکھا
 لیا ہے جس دن سے نام الفت کیس نہ دم بھر بھی چین پایا
 کہم نے او گھٹ دل حزیں کو سیشہ پر ضطراب دیکھا

سیکھا دت کے بعد یعنی بتاں میں دھو کے آٹھا آٹھا کر
 کہ آج سے دل دیا کریں گے ستم شماروں کو آزمائ کر
 نہ تھا مقدر میں خاد ہونا اسی کا غم ہے اسی کارونا
 کبھی باری طرف نہ دیکھا ہمارے خوش خونے مسکرا کر
 کوئی ہے تینجا دا کاگھائیں کوئی ہے صورت پتیری مائل
 کیا ہے عالم کو تو نے سبیل جمال اپنا دکھا دکھا کر
 زیادہ سیکھا نہ میکو واعظ تیری نصیحت نہیں سنبھول گا
 بھلا بتوں سے کروں کتارہ خدا خدا کر خدا خدا کر
 تمہارا جلوہ ہے چار جانب تیس بتاڑ کھاں نہیں ہو
 قسم خدا کی میں دیکھ آیا تیس کو دیرد جرم میں جا کر
 بحد پ آیا جو بعد مردن لگا کے شو کر یہ بولا چرخن
 اسی یہ دعویٰ نہنا غاشقی کا کہ ہماگے دنیا سے نہ چپا کر

کہیں نہ پنی یہ کیفیت ہو کہ شکل منصور بول اُنھوں
 کیا ہے متوا لاتونے ساتی شراب وحدت پلا پلا کر
 کوئی ہے دیوانہ کوئی مجنوں تمام عالم ہے تیرانقوں
 خدا بھی پچھتا تاہم بوجگا اے بت جس خوش رو بجے بن اک
 جمال وارث ہے ہمنے دیکھا لیا ہے یوسہ بھی سنگ رکا
 ہمارا کعبہ صنم کا گھر ہے طواف کرتا ہوں جس کا جا ب کر
 پوچھو نشیدن دایماں براہم بندہ میں ایک بت کا
 ہمیشہ او لھٹ کر دل کا سجدہ اسی کو ایسا خدا بتا کر

بزار دل کے سکے کھنے میں انکھوں جوں پر رہیں گا حشرتک یہ بال حس اپری گردن پر لگے بسنے والان زخم قاتل کے لوپن پر گلے ملے میں کدمی تین ابر وہیری گردن پر خدا کو رحم آجائے رزق قاتل کے گرکن پر	ادا پر کوئی مرنا ہے کوئی مفتون ہی جوں پر ہمیں کو فتن کرتے ہیں ہمیں کہتے ہاتے ہیں سمجھ کر کیس مقتل ہیں اتحاد یا نیجے جس دم ستم ایکا دہے ظالم ادا سے فتن کرتا ہو یہ ڈر ہے اور محشر سے گردان ستم چاہوں
---	---

رقبوں کا مقدر رکاش مجا تیجے او لھٹ

کبھی تو فاٹکو ٹرنسے وہ آتے ہمیرے مدفن پر

کسی بے نشان کے نشان بھی ہیں ہیں عیار بھی ہیں ہیں نہاں بھی ہمیں ہیں اسیں عاشق نیم جاں بھی ہمیں ہیں ہیں قوی بھی ہیں نا تو اں بھی ہیں ہیں اسیں خالیں اس جاں بھی ہمیں ہیں ہیں چنیں بھی ہیں ہیں چنان بھی ہمیں ہیں ہیں

لیں بھی ہیں لامکاں بھی ہیں ہیں ہمیں کسر تھنگی ہمیں ٹھسہ و اندر کیس عشق ہیں اور کیس شکل ہمہ ہمیں مور ہیں اور ہمیں ہمیں سیماں ہمیں صورت عبید ہیں سجدہ کرتے ہمیں شکل کثرت ہمیں عین وحدت

زبان بھی ہیں ہیں بیان بھی ہیں ہیں مودن بھی ہم ہیں ادا بھی ہیں ہیں کسیں ہادیٰ مگر ہاں بھی ہیں ہیں ہیں بت پست اور ہیں بُت شکن ہیں ہیں	ہیں لفظ ہیں اور ہیں اسکے معنی بہمن بھی آزادنا قوس بھی ہم کسیں شکل آدم کسیں اسکے شیطان ہیں بت پست اور ہیں بُت شکن ہیں ہیں
--	---

فنا و بقا کا بیان کیا ہو اونھٹ نسیں بھی ہیں اور ہاں بھی ہیں ہیں
--

کیا اپنی حقیقت کھوں میں کون ہوں کیا ہوں
 ظاہر میں تو بندہ ہوں میں باطن میں خدا ہوں
 وہ جان جہاں مجھے میں ہے میں چلوہ ہوں اُس کا
 یہ ثان پے خود قباد و خود قبلہ نہ ہوں
 میں کچھ نہیں سب کچھ ہوں نہ قادر ہوں نہ عاجز
 حاکم بھی ہوں ملکوم بھی اور سب سے جدا ہوں
 گھرِ بیان ہوں گئے بے صبرے عاشق
 گہ بائیتے بیداد ہوں گہاں دف ہوں
 زیبائے نَّاثِریَّہ نَّتَرْزِیَّہ بھی کو
 آزاد ہوں اور قیدِ تعین سے رہا ہوں
 نے فقر کا دعوے ہے نہ ہوں لاپت شاہی
 لیکن میں درِ حضرتِ دارث کا گدا ہوں
 ہیں معنی فی انفِ کلم جس پر ہو یہا
 اونھٹ وہ سمجھتا ہے کہ میں کون نہ ہوں
 شعلہ ناشر بار بھی ہوں نور بھی ہوں

شوق دیدار بھی موسے ابھی ہوں اور طور بھی ہوں
 قید انسان یہ کبھی رہتا ہوں آزا دکبھی
 گرگ جاں کے قریب اور کبھی دور بھی ہوں
 با نئے جو ر بھی ہوں اہل وفا بھی میں ہوں
 شکل معتقد بھی ہوں عاشقِ رنجور بھی ہوں
 خود انداخت کیا خود قتل کا فتوئے بھی دیا
 قاضی شروع بھی ہوں دار بھی منصور بھی ہوں
 شادی وصل بھی ادئے ہے کرشمہ میرا
 سحر میں باعث در دل رنجور بھی ہوں
 تیزی نا دک مرگاں بتاں بھی میں ہوں
 جسکر عاشقِ جانباز کا ناسور بھی ہوں
 در وارث کا گدا یا مجھے او گھٹ کہو شاہ
 شکل در ویش بھی مول غیرتِ فضفوج بھی ہوں

عالم میں نشان جس کا مین اسکان شاہ ہے	بیس پر تو انوارِ خدا سرہنماں ہوں
گہ صورتِ حسنِ رخِ مخلوق جیاں ہوں	صبرِ دلِ عاشق کی طرح ہوں کبھی مخفی
اور دیر برہن میں کبھی محبو بتاں ہوں	ہوں بزمِ شریعت میں کبھی صدر شیں بھی
ہوں شکلِ وزنِ کبھی آوازِ اذان ہوں	چلا تا ہوں تجاذب میں گہ صورتِ ناؤس
گرند ہوں اور معتقد پیرِ معاف ہوں	داعظ کا ہوں پیر و کبھی زاہد کا مقلد
ہوں زخمِ جسکر اور کبھی نوکِ شاہ ہوں	جلاد بھی ہوں اور کبھی منظوم کی صورت

کی جس سے ہے او گھٹ در وارث کی گدائی	وہ کیوں نہ کے غیرتِ شامان جیاں ہوں
-------------------------------------	------------------------------------

کہ ہم ہیں کیس دل ہمارا کیس ہے میرے دل میں پوشیدہ وہ مر جبیں ہے دہائی کی خدا کی خدا لئی نہیں ہے حقیقت ہیں وہ میرے دل کا کیس ہے	عجب تفرقہ عشق بازی میں دیکھا عیاں جزو کل میں تھے جس کا جلوہ کریں سیر کیوں بنکدہ کی نہ داعظ بمانہ ہے یہ عرش اور لامکاں کا
--	---

کیا جس نے یہ حال او گھٹ ہمارا جو دل لے گیا مفت وہ اک جبیں ہے

دل لیا ایماں بیا اور بے سر و سامان کیا
یہ مر اکیسا بھرا گھنے عشق نے ویراں کیا
یہ خدا کی مصلحت اس کی شکایت کیا کریں
دی بتوں کو اس نے دانائی ہمیں ناداں کیا
دین اور دنیا کے جھنگڑے سے جو دی محکموں بخات
یہ بڑاے حضرت عشق آپ نے احسان کیا
عاشقوں کی پھر قصداں ای قیامت ہو گئی
پھر سمسد نماز کو اُش ترک نے جو لام کیا
دیکھنے رہتی ہے کل سقط میں کنس کی آبرو
آج پھر سفاگ نے ہے نیچہ مبرآن کیا
اواؤ گھٹ کیا تھا میرے پاس جو کرتا شار
حضرت وارث پھر صدقے دین اور ایماں کیا

ہماری نماز اور عبادت یہی ہے کہ پر وہ ہے سب او حقیقت یہی ہے رہا حق زبان پر صداقت یہی ہے کہا وہ ہی منصور نے مرتے مرتے	رہی یار آنکھوں میں حسرت یہی ہے خدا لئی میں ہے یہ اُجھی بت کا جلوہ کہا وہ ہی منصور نے مرتے مرتے
--	--

تباہے نشانِ محبت یہی ہے و یا ساتھ میرار فاقت یہی ہے ہماری ہمیشہ سے عادت یہی ہے	رہے چشم نم دل ہو پہلو میں مضطرب مری قبر تک اس مرے در دل نے حسین جو نظر آیا اس کو دیا دل
--	---

ور شاہ وارث پر دم نکلے او گھٹ تم نہ یہی اور حسرت یہی ہے
--

چلے ہیں گیو سنوار کروہ کہیں قیامت بیا کریں گے
کسی ہمارے سے بے خطاؤ اسی رز لع دوتاکریں گے
بتوں سے واقع ہوں سنگل میں کبھی خوف خدا کریں گے
غرض کے بندے ہیں بے مرودت یہ جب کریں گے دعا کریں گے
مریض الفت ہوں چار ساز و اٹھا وہا تھا اب خدا پر چھوڑو
لبوں پر دم آیا در دل کی طبیب اب کیا دوا کریں گے
یہ ما ناخوش روہیں بے وفا بھی شعار جو روستم ہے ان کا
مگر جو دل سی نہ دیں گے ان کو تو پھر ہمارا یہ کیا کریں گے
وہاں ہیں کس کا خوف ہو گا جیال آیا تو دیکھ لیسنا
سینیں گے یوں سب تتوں کا شکوہ خدا سے روز جزا کریں گے
بدل کے بھیں اپنا اس کی محفل میں شب کو اوس طبقے چینیں گے
کہ چکے غردوں کے بچھے بیٹھے ہم ان کی با تین ناکریں گے
بتوں کو اب یوں جلاہیں گے تم کریں گے ان کا محاظن تکتک
انہیں دکھا کر انہیں کے آگے ہمیشہ یا و خدا کریں گے
کیا ہے یہ عمدان حسینوں کو دیں گے سو بار دیں ۹ ایام
مگر خدا کی قسم کسی کو کبھی نہ اب دل دیا کریں گے

نے اسلام پرور دیں گے یہ تو مگر خاطر جنابِ وحشت
یہ بات اچھی فیض ہے اگر اس کرنے کے برآ کر رہے ہیں

<p>جو سیوت کر چکے پیر مناں سے نہ مٹنے موڑے جو تین عتحاں سے دہیں جائیں گے آئے تھے جماں سے ہے آگے جس کی منزلِ لامکاں سے کرے جو دوستی اس بے نشاں سے کیا اش نے مجھے گھائل کماں سے چکر پتھر کا میں لا دیں کماں سے انھا یا ہا تھے ہنسنے اتحاں سے</p>	<p>وہ ہاتھ آئیں تیرے واعظ کماں سے کرے وہ عشق کا دعویٰ زباں سے اڑل میں اور اب میں فرق کیا ہے رسالیٰ کیا ہو اش جانِ جماں تک خودیٰ چھوڑے مٹائے اپنی ہستی حسنہ ابر و پی مفتون ہو گیا دل ستم کب تک اتحاڈوں ان بتوں کے نہیں معقل میں اس نے تین توں تولی</p>
--	---

خدا کی بندگی اور گھٹ کریں اب
کر دل گھر اگیں جو رہتاں سے

<p>یہ سب ترے نشاں ہیں چترِ نشاں نہیں اس بے نشاں کو ہمنے بھی ڈھونڈا کماں نہیں یکھے ہوا ایک یہرے لئے جانِ جاں نہیں بے وجہِ آج آتی ہیں یہ یہلکیں رہ نہیں سفال کس دھمٹائی ہے بولا کر ہاں نہیں اٹ کا یہ حکم ہے کہ ہلاوہ زباں نہیں محماں لئے گا بعد یہرے مر بان نہیں شاہیدِ خدا کی شان یہ حُسن بستان نہیں عاشق کا ان بتوں ہیں کوئی قدداں نہیں</p>	<p>اے رحیبیں کماں ترا جلوہ عیان نہیں کعبہ میں کر بلا میں کلیسا میں دیر میں اقرار روز کرتے ہو غیروں سے دل کا کرتا ہے میرا وعدہ فراموشِ محکمہ یاد ست میں سے پوچھا کیا انکردگے جغا میں کم خکوہ کجا شکایتِ عمر کیجھے کیا محال پنج تھیں سمجھی ہیں بُرا ہوں بُرا اگر واعظِ بہلا حسینوں کی لغت ہی کیوں حرام او گھٹ جماں میں بدل دیں چھتا ہو کوں</p>
---	--

دل میں درد دیسا ہوا بیساختہ فریاد کی تم نپوچھو بات بھی میرے لیں ناشتا دکی تو نے اے باد صبا مٹی مری بر باد کی ان حسینوں میں ہیں یہ خصیتیں شداد کی جب کسانی رات کو ہم نے شنی فرنا دکی ان بتوں کی عاشقی میں زندگی بر باد کی ترستیں میں نے بنائیں قیس او فرنا دکی زخم گرا ہچے گئے تو کیا خطاب جلا دکی لائے یہ دوچار سو غایبیں مراد آپا دکی	ویچکر بائیکی ادا اگ باۓ بیداد کی ہم اٹھائیں نازنگو خوش کریں رہنی کسیں آرزو تھی خاک بھی ہو کر بخوبیں کوئے دوست انجوت و خود میں وکبر و عز در و سر کشی مینڈ بھی کم آئی دیکھے خواب میں کجہ ہمارا بھی ایک دن بھولے سے بھی یاد خدا ہمنے نکی مشغله تھا لے جنوں دیشت اور کوہ ساریں یونچہ چھوٹا سا نازک ہاتھاں پر کم سی داروغہ دل زخم جگر سوز در دل اور آہ سرد
--	---

کام بگڑے بن کے لشکل سے چنکارا ہوا حضرت دارث نے جب او گھٹ میری ادا دکی	
--	--

پھر ہوا عشق کا آزار خدا خیر کرے او رہینا ہوا دشوار حندا خیر کرے ہے بُری صورت بیار خدا خیر کرے چلنے بن ھن کے وہ بزار خدا خیر کرے خواب میں دیکھے ہیں کوہ سار خدا خیر کرے اب شفا ہو گئی دشوار حندا خیر کرے	پھر مولیٰ حسرت دیدار خدا خیر کرے المدد عشق ابھی ہجر کی پہلی شب ہے ویچکر بولے مجھے برمی عیادت جو وہ آئے کس کو سو دا ہو بلما آئی تھی کس پر دھیں فصل گل زور پہ دیکھئے میش آتا ہو کیا نہ ملی نیعن تو حسرت سے یہ کہتا ہو طبیب
--	---

لچ کچھ حضرت او گھٹ کا ہے بدلا ہوا نگ عاشقانہ پڑھے اشعار خدا خیر کرے	
--	--

تیر اخیس سے اور میرا گھلو ہے مسکین لامکاں کی جستجو ہے	یہی اب فیصلہ اے جنگ جو ہے ہوئے ہیں گھر سے بے گھر ان جنگ میں
--	--

عیاں ہر نگ میں ہے تیرا جلوہ
تمہارے واسطے رونا دھنے پے
نماز اپنی ہے بس تیرا قسّور

شہ وارث کا جبلوہ دیکھ کر ہم
کہیں او گھٹ نکیر نکر تو ہی تو ہے

ہیں اسی کی ہے شرم واعظ اسی سے کعبہ نہ جائیں گے ہم
کہ عمر بھر کی ہے بت پرستی خدا کو کیا منہ دکھائیں گے ہم
شکایت ہجر دل کی آجمن جوزندگی بھر کی داستان ہے

سین گے گردہ کبھی کمالی بھی ف نہ سائیں گے ہم
تھے ہے حوروں کا شوق واعظ ہم ان بتوں پر ہیان دیتے

مذاق تیرا وہی رہے گا یہ وضع اپنی نہماں میں گے ہم

کہا یہیں نے وفا ہے لازم کبھی نہ غیروں سے بات کرنا
وہ نہیں کے بولا یہ سب کریں گے گرہیثہ تائیں گے ہم

لحد پیدا وقت نزع آنے کا یا کہ ہے وعدہ قیامت
کما تھا اس نے یہ وقت رخصت کرم نہ گھبرا نا ہیں گے ہم

کرے گا جب رسخدا وہ تن سے تڑپ کے قدموں پہ جان دینگے

کر رقص سبل کامرتے دم بھی تاثا ان کو دکھائیں گے ہم

جو ایک بو سے کے بد لے کتے ہویں گے ایمان یہ صد بڑی ہے

ذر و خدا سے کہاں سے جا کر نہ راول ایمان لایں گے ہم

حلف اٹھا کر کہو یہ کمدیں کہ اپ کریں گے نہ عشق بازی

مگر حسینوں کے سر کی واعظ قسم نہ بھولے سے کھائیں گے ہم

ٹھاہے غیروں کے آگے محفل میں خود کہا میرے بے دفانے

ہمارا اونچھٹ خفاہی ہم سے اب آج اُس کو منا یعنی ہم

لب پ نوبہ ان بتوں کی دلیں لفت لمحے اب بساں سے اُنکے بولے دانع ذقت یچھے کون اپنے مرپہ بارتاب طاقتے لے چھے دل کے دل ہی میں ہماراں یہ حسرت یچھے کچھ بھرپے یوس اور شرق تھادت یچھے ہاں چلوں گر ساتھ پانے جو شوہر حشت یچھے	شیخ جی تشریف یوں بہر زیارت یچھے لاے تھے ملکِ عجم سے ساتھ پانے تقدیل ضحت کافی ہے مجھے صحرانور وی میں حزوس دُس ایساں ندر دیکے محفل جاناں سے ہم قتل کجھ عاشق ہوئے مقتل سرائے کما تھے سے کچھ مزہ تھنا نی میں صحرانور وی کا نیں
---	---

نکلامیخانہ سے جب اونچھٹ تو پوچھا شاہ جی

یعنی میں کیا دبائے اپ حضرت لے چھے ایک

دل مراز جھی کیا اور دین دیاں لیچلا دل دیا اور اس جہاں سے عشق خواں لیچلا آج پھر یم کو اسی محفل میں ناداں لیچلا اپنی گردن پر یہ میں قاتل کا حس اس لیچلا جب چلا تو چشم غم اور سینہ بر بیاں لیچلا	دیکھے علم جس بیس عترت کا سامال لیچلا آن کرملک عجم سے میں نے یہ سودا لیا کل جہاں اس دل کے ہاتھوں کے ہوئی بیعنی سر مر اخود اُس نے کامائے تین تیزے شادا اور بیاش میں آیا تھا بزم بیار میں
---	--

کفراب کیسے میں بھی چھیلا یگا اونچھٹ ضرور

دل میں رکھ کر ان بتوں کو بے بد ایساں لیچلا

خانہ احباب بھی اونچھٹ کو زندگی ہو گیا جس کو ہم دانتا سمجھتے تھے وہ داں ہو گیا ہمکو لے مجنوں ہمارا گھر بیا بیاں ہو گیا یہ سہارے اور ان کے عہد و مہمان ہو گیا ہم اگر بوسہ بتوں کا لیں تو عصیاں ہو گیا	دل بیاں بھی بتلائے زلفی بیجاں ہو گیا چنس گیا دل ایک طھل جس بیس کے دہمیں سب رو دیوار و خستاک ائے میں نظر وہ رہیں آنکھوں میں میری ہیں نیکیوں غیر کو سُنگ بیوی کی حرم میں شیخ نے تو بُواب
---	--

عشق کی نیزگیاں ہیں شمع تو بجہ کرے جیکو ہی سختی پری اور ہمنے یادوارث کما	اور ہم نہ دیکھ اُس بُت کو سلام ہو گیا کام جو شکل نظر آتا تھا آس اس ہو گیا
ہے خدا کی شان او گھٹ سلام آدمی ان بتوں کی یاد والفت میں بدایاں ہو گیا	

دہاں وہ ہیں باغ ہے غیرہیں بسطِ حمی ہے جامِ شراب ہے
یہاں میں ہوں سوزِ فراق ہے مراسینہ غم سے کباب ہے
وہ بلا کاشعبدہ باز ہے کر عیاں ہے اور نہاں بھی ہے
یہ ائمہ کا جلوہ ہے چار سو مگر اُس کے رُخ پر نقاب ہے
غیضب ہے دیر و حرم میں سب کریں سنگ بوئی تو ایک سی
پکے ہے واعظ خود غعن وہ نواب ہے یہ عذاب ہے
پھر اخالی ہاتھ جو نامہ بر ہے قیص سنائے گا یہ خبر
وہ رہے سکوت میں دیر تک یہی خط کا تیرے جواب ہے
کرے حُن عشق میں بحث کیا نہیں واقعہ او گھٹ بیویا
بحدا کر مکتب عشق میں ابھی اُس کی سیلی کتاب ہے

نہ منہ موڑو گھا واعظ خونکی آشناںی سے جو ان پر جان دیا ہو اُسی کو قتل کرتے ہیں لکھ کر جو ملوں دست ناک اپنے قاتل کے لیا یہی بے بلاقے نزم جانان میں تو یہ بولے مری خشک میں پہونچے گا وہی سکھ لٹائی کو جہاں میں آتے ہی رو تھوڑی خوبی جو رخوبیاں سے فیصلہ صدای ہو کر غزوہ جاہ کیا شے ہے	میری تو یہی درگذر ایں ایسی پارسائی سے طبعیت ان بتوں کی ہے جو اساری میں سے دکھا کر سب سر کا نام مرکیسی صفائی سے تمہیں غیرت نہیں گھس آئے آخر بھیانی سے رہا یوں کو جس نے کر دیا تھا بطن بھی سے ک آخرین درانیش تھے ہم ابتدائی سے گدائی ہو کر دیر وارث کی بتر بادشاہی سے
--	---

شی شہرت مرگشت نصرت کی وہ بولے	و لی اللہ او گھٹ ہو گے فضل الہی سے
کماں نے زمانہ جن کو او گھٹ تاہ کھتا ہے	مجھے معلوم ہوتے ہیں وہ خبٹی اور وائی سے
دیا، یاں لگایا داعی پانی پار سالی میں	خدا کو چھوڑ بیٹھے ان بتوں کی اتنا لی میں
پست کے ہن دہرم گیا اور بگرہ میسار کام	پانے نئے سویری بھٹے نام ہوا بدنام
عمر سے واسطے رسو اہوئے ساری خدا لی میں ا	عمر سے واسطے رسو اہوئے ساری خدا لی میں ا
بیتم تم پر دل گھر اور لے گئے سوراچین	ترے کارن رام وہاں کلپت ہوں نہیں
وارث و اتاں بجاونا و پسندی منجد ہار	سائیں آپن دیا کرو کر لائے بیڑا پار
ہبھی کریں کنگال کو صاحب گریب نوج	عمر انا م تو مشور ہے متکل کٹ لی میں
فارث گر و کاد آہی او گھٹ کرتے ہے جگیر اج	فراء بادشاہی کا ترے در کی گدائی میں ا
مد ہو اپیا پریم کا تو بولا حق منصور	او گھٹ اب یہ پاد ہئے کہ بات نہ چوچو دو
الٹا بیٹھا وہ نعمت جاں کسی کی رو نافی میں	منحر ابا شی کنور کیا موہن پیارے سنبھی وہاری
بانگی سچ دیج ٹھاٹھا نو کے چھل چال پیاری چیاں	جمنم کے راجہ سندھ چیلا سورکشا میں شام بھاری
سانوں لی صورت میں رسیلے ترجی چتوں چل بل نیاری	سب کے ساجن جگ کے داتا گرٹے کا ج سزاوں ہارے
سایں موری جھوری بھرتے تو رہواںے تھاڑ بکاری	احمد بن کے دہرم تبا یوسید رٹھاٹھ میں زور دکھایو

کربل میں خود سپت جتا یو ماری یو تم آپ کٹ ری
 دارت رد پ کیو جب را جادیو انگری آن بسا یو
 گرو بنے آس بوکت جگ میں قمری بے سب نماری
 آہم سند رنا و نہ بیڑا رین اندھہ سیری باث نہ جانی
 دارت دانتا آن بجا دا و گھٹ رکے آس نماری

سحر ہے تزویک منہ دکھا و یہ شرم تا کے جواب کب تک
 یہ راز مخفی کی شکل آخر گئے کا بندِ نقاب کب تک
 شبِ جدالی میں روز آتی ہے یادِ زلفت دوتا نماری
 کتو قسمیں کھائے شکل گیسو دل خریں پیچ قتاب کب تک
 عومن میں سو سو جغاوں کے بھی اگر مجھے دو گے ایک پورہ
 یہ ویکھنا کہ ختم ہو گا مراثیں اس احباب کب تک
 حسیں جو مغرو حسن پر ہیں خیال ان کو نہیں یہ شاید
 کہ یہ بھی دو دن کی چاندنی ہے رہیگا ہمید شباب کجتنا ک
 نہیں ہے کچھ شرم تم کو اونکھٹ جسکاؤ اب سر خدا کے آئے
 درستاں پر چیبہ سائی ہے گی آخر جواب کب تک

جو مری خاک یہ دا نہ گرا سپند ہوا
 کہ آسمان یہ ستارا ہر ایک سپند ہوا
 کہ سایہ پاؤں کا سر سے میرے بلند ہوا
 چراغ پا جو کسی شب ترا سمتد ہوا
 ہیر تھوڑا دہ الماس سو دمند ہوا
 ہمارا عقدہ گشا اس قبا کا بند ہوا

پس فنا اشتر سوز دل دھپند ہوا
 نمارا اشتعل حسن اس قدر بلند ہوا
 خمیدہ ضعف سے ایسا میں رومند ہوا
 زبانِ شمع سے نخلی صدائے بسم اللہ
 مزے ملے جو خفا ہو کے انسے پیسے انت
 گرہ جو دیکھی اسے یاد آیا وعدہ وصل

وہ ناتوان ہوں کہ ساتھ اسکے کہنے گا میں بھی
ہو خالق ایک بھی لے بت اینی قسمت ہو
تمہارے بام کا سایہ مجھے لکھنے ہوا

پس فنا بھی نہ پوچھی کسی نے بات او محبت
تمہار کو بھی نہ میرا استخوان پسند ہوا

خدا ایسا کرے مجھ سے کے میرا بنت جو دیں
پریشان حال کیوں بے کس لئے رستو ہو یوں علیمیں

خشکایت اک بھی بے تکو تخلیعیں جویں نے دیں
سکھل جاؤ بہبیں دلِ مصطفیٰ کو ہو تو سکیں

کہوں خوش ہو کے اے جاناں من جا ضر کو یہ جان بھی
تیری بندہ فوازی پر تصدق دین واپس اس بھی

اگر آں ترک شیرازی بست آر و دل مارا
بخاراں ہند و ش خشم سمر قند و بخارا را

ایک بھن یرم سے گریں جو سند کمار
تن من جیوا درد بن وہرم پھینکوں سیں آثار

حسینوں کی محبت میں اٹھائیں ولیں کیا کیا
کسی نے بے حیا جانا سڑی خیطی کوئی سمجھا

نہ دون کو چین پایا رات کو سونا بھلا کیں
یہ سمجھتا ہوں باذ آعشق سے پر دل نہیں سنتا

کسی دن قطرہ خون ہو کے پہ جائیں کاہم کو کیا
سرما پنے کے کی آپ پاٹے سکا ہم کو کیا

دل جز نمسہ مہرویاں طریقے نہیں گزر

زہر در مید ہم پندش ولیکن در نمیں گیرد
مور کھمن کو لا کھو سو جما یا پست بعلی ناہوئے
کرم کا چھوٹا سات ناہیں جنم کے ڈگارتے

اگر لا گھوں برس یہ آسائ کھایا کرے چکر
نہ پائے گا ہمارے مردوش کا یہ کولی ہمسر

حسین و خوش ادا و ناز نہیں ہے وہ پری پیکر
نمود سبزہ خلد ہے بہار حسن جوبن پر

لگ سے بھی نہیں گذری کولی صورت حمیں ایسی
نظر آئی نہ کاکل اور نہ چشم تسرہ کیں ایسی

بته دارم کہ گروہنی زعنیں سائبیں وارد
بہار عارضش خط بخون لاغواں دارو

نین رسیلے جان کے بیری تپیر بائیں چال
ان چھوٹے تو من ایجھا میں گونگرو اے بال

کہنون چنون سے ٹوٹے رشته الفت کو پھر جوڑا
کے صدمے ہزاروں پر محبت سے نہ منہ ہوڑا

پرسے دیر و حرم سے کوچھ جاناں نہیں چوڑا
یونہیں گذر از نامہ اب رہا باقی محبت تتوڑا

در دلدار پر بھیں گے قسمت آزمانا ہے
سمجھتے ہیں یہ مرتے اور جینے کا نکانہ ہے

مرا عمدیست یا جاناں کہتا جاں بدن دارم
ہوا دارمی کوئی راجو جاں خوشیں دارم

دبرتی سخرا بند راں کی پوجو سکھی دل کھول
پگ را کھے نہ لال نے تو مانی یہی انمول

اد گھٹت تہ اگر دوں کسی کی ایسی قسمت ہے

کہ ہو دے چا ندنی چنکی لستہ فرش رہت ہے

شرابِ ناب ہو گلزار ہو یاروں کی صحبت ہے

بغل میں خوش اد ام عشق ہو سامانِ عشرت ہے

سیماں ہے زمانہ کا وہی رشکِ سکندر ہے

دھ اپنے وقت کا جہشید ہے یارِ احمد رہے

ہر آں کو خاطرِ مجموع دیا رِ ناز میں دارد

سعادت ہدم او گشت دولت ہمقریں دارد

سکھی جو پتمنگ نگ ہے اُس کا پورہ باگ

سات دیپ کی رالی جانو کسکے ایسو بھاگ

مخمس بر غزل حضرت حافظ شیرازی

خدمت خدمت گزاراں یاد باد	صحبت آں جاں مشاراں یاد باد	روز دصل و مستداراں یاد باد
در حسیناں جناں یاری نخاند	چارہ سازی نیز نجھواری نخاند	رسم نمرود طرز دلداری نخاند
زاں و فاداراں دیا راں یاد باند	ایں زماں درکس و فاداری نخاند	

در بدر پختنابوں میں آوارہ بخت کا مم از تلخی غم چوں زہرگشت	روز و شست نے کھائے کوہ و شست تیری دوری میں سے وہ رنج سخت
باد نوش باوہ خواراں یاد باد	
ہو کے اچے بیسوں سے نہ بہم من کہ از تدبیر غم بچا رہا م	ایک بھی ہوگی بڑی تقدیر گم جو دو دی ہو گئی وہ مجس کو ستم
چ رہ آن علک راں یاد باد	
دوستوں کی ہے مجھے ذقت کھشن اگرچہ یاراں فائزغ انداز یا دمن	رتی ہے غربت میں بھی یادو طن کس طرح بھوؤں محبت کا چین
از من ایشان را ہزاراں یاد باد	
عنت بازی کا نتیجہ ہے برا مبلگ شتم دریں دام بلا	سب نے سمجھا یا تھا مجس کو بار بار خود سری کا یہ ملا آخر صلا
آوشش آن حق گذاراں یاد باد	
لیسی یاری سب کے دلیں سے گردہ حال دل کس سے کھوں بتہ بڑی یہ	دیکھے او گھٹ اوں اعلیٰ کہہ راز حافظت بعد ازیں ناگفتہ یہ
اے دربن از راز داراں یاد باد	

ساتی نامہ

پھرتی ہے تیری دنالی ساقی لش دے اس شراب کا جام ہوسونگھنے سے خوار جس کے	پھر فصل بہار آئی ساقی پائے دل بے فت را رام مضتوں ہیں یہ باد خوار جس کے
---	--

ساقی ہے کہتے ہیں دہواں دہار
 پیتے ہیں جو ذمی اساس وہ مے
 منصور نے جو شراب پلی تھی
 ایساں کو خراب گردے وہ مے
 یہ دیر و حسرم کا دعند جائے
 اپنوں کو بنا دے غیر وہ مے
 بے خود رہوں وہ سرور ہو جائے
 جل نہن کے ہو دل کباب وہ مے
 لاکھوں کو کیا ذیل جس نے
 سرمد کو بنا یا جس نے سرہ
 محبوں کا دیا شکیب جس نے
 جس نے کیا کوئن کو ہدپوش
 پوسٹ کو کوئی جلا کے جس نے
 پیسے کو کیا ہے جس نے بد نام
 کہتے ہیں جسے عدو نے عالم
 اور دشمن جاں ہے نام جس کا
 اور عشق بھی ہے خطاب اس کا
 اول گھٹ لانا بنا دے کام ساقی

کرتی ہے جو دم زدن میں مرشار
 رہتی ہے جو تیرے پاس وہ مے
 جو روز است بھسکو دی تھی
 جو چشم پر آب کرو دی وہ مے
 مت جائے دوئی وہ راستی آئے
 باقی رہے شر رخیز وہ مے
 یہ جوش خودی کا ذور ہو جائے
 ہر دم رہے اضطراب وہ مے
 اونے لکھوں کی جلیل جس نے
 ہوتا ہے سرور جس کا بیجہ
 واہن کو دیا فریب جس نے
 جاتا نہیں جس کا عمر بھر جوش
 لاکھوں کے گلے کٹائے جس نے
 شیریں کو دیا نہ جس نے آرام
 ہو جس کے سب سے شور وہ تم
 بر بادی سے خاص کام جس کا
 یکتا ہے نہیں جواب اُس کا
 اس مے کا پلا دے جام ساقی

نوجہ

حال ماہا آں شہ خوبیں بگو

اے نیم عطہ بیز مشکبو

ایں بگوائے غمگار و دیں پناہ
 اقدس و اطہر شہ اپر ارما
 دیں من اے دشمن ایمان من
 ایں بگوائے خانق و مسیبود ما
 یار ما اے صادق الافتخار ما
 بے نیاز و شاہ در عمانے ما
 اے معین و مامن و شکل کث
 دلفریب و دلبسر و دلدار کن
 خفر دیں و حامی و بندہ نواز
 بے وفا و میر حبنا پیاس شکن
 پرشک معموقاں و جان عاشقان
 سرگشے عاشق گشے غارت گرے
 عمر من اے جان جاں برباد شد
 چوں نہ نالمیے تو لے مہربیں
 برسیر ممبر تو مسند ساختی

ایں بگوائے مقتدا و خضر راہ
 ایں بگوائے سرور و سردار ما
 ایں بگوائے جان من جانان من
 ایں بگوائے مقصد و مقصد ما
 چارہ ساز و موس و نخوار ما
 دشکیر و وارث و مولاۓ ما
 اے مدحگار و کریم باصفا
 اے مسیحائے دل بیسا من
 صاحب ناز و ادائے بے نیاز
 زیب عالم زینت صمد محبن
 روشن بزم حسینان جسماں
 من ندیدم چوں تو هرگز دلبر
 در فراق ت خاطرم ناشاد مشد
 کو کبوگرم پریشان و حذر
 مشهدت من بودم از من تاختی

وله

المدد اے باعث آرام م
 المدد اے وجہ عقل و میوش من
 المدد اے جان مالیلاۓ ما
 المدد اے زیب صدر کائنات

المدد اے یار مالگفتام م
 المدد اے زینت آغوش من
 المدد اے شاہ در عمانے ما
 المدد اے خواجہ ماذیصفات

بشنو اے فریا درس فریا د ما تریت برگرد نم شد بار شاق بے اهل کرد و مرا هجرت بلک در فراق ت گشت خشم خون چکاں کرد هجرت خانه عشرت خراب خناز آباد ما بر با د کرد پشم گریا نست جامن کشت خون بقرارم در غم ت اے جان جان بخوبی برگری ماحشده کرد بر کے خوندم که هجرت چ عزم حرف حرف اور ایکو یم سرگزشت	المدد اے خیرت شمشاد ما مضراب گشتیم از درد فراق در فراق ت سینه دل چاک چاک حزن و غم در خاطرم بر لب فعاں در فراق ت رفت از دل صبر تاب در و فرق ت خاطرم ناش د کرد بزرد هجرت از دلم صبر د سکوں بار فرق ت بر سرم گشته گران غیر را از در دمن باشد چ درد دا نے محبوری کشم ایں هم الم کاش محبون نزد من آید ز دشت
---	--

سینه خواہم شرد تر صه از فراق
تا بگویم شرح در داشتیا ق

- ۱۰ کان کھول او گشت سُنپیا ملن کی لائے
- ۱۱ تن تنبورہ سانس کے تاروں پاچے ہر کاراگ
- ۱۲ او گشت پوچا پاٹ تجو لگا پر یم کاروگ
- ۱۳ ست گرد کا دیسان ہر ہے بھی ہے اپنا جوگ
- ۱۴ تاراں کا انت نہ پایا مالا جپ کا کین
- ۱۵ رام ملن کی بدہش او گشت پھلے گر کو چین
- ۱۶ دیا گروگی دن دہنی اور گرد پھوڑے ہاتھ

- ۵ گردو بی سنوار میں اور گرد ہمارے ساتھ
۶ گرد ہمارا جنس کا دراجہ گرد ہمارا آد
۷ او گھٹ کر چشم نسخہ کو جا پو گرد کی را گھویا د
۸ او گھٹ چیلا وہی گئی جو بن گرد تھے نہ سانس
۹ سوتے چلتے دیکھاں رہے گرد کورا کے پاس
۱۰ او گھٹ سانچ کو آج چخ نہ لائے جانتے سے سنار
۱۱ سائیں دینی ہے دو کھنڈ آدمی سانچا رہے بھوار
۱۲ او گھٹ مسجد مٹ درب تیر ایک بیان سمائے
۱۳ تیچھے دیویں رام درس جو پہلے دو بڑا ہائے
جو گل بھوگ دہ کرے جو بن مانگے مل جائے
۱۴ او گھٹ دنیا یوں تھے کہ نہیں بو بھنڈ آئے
سوتے ساری رین کئی بھور بھئے اب چیت
۱۵ او گھٹ چڑیا کال کی چکے گی تیرا کھیت
۱۶ گرد گویند کو ایک بچارہ دو بڑا دو کھنکال
۱۷ گرد کو او گھٹ اور سخا نو گرد ہن دین دیاں
۱۸ ان ہولی کے تفعیلیں بسری پر کی یاد
۱۹ جنم امول نکھ آپن اد گھٹ ہوا بر باد
۲۰ دیکھے پنڈت سادھو جو گل سندھ سادھنگ
۲۱ پریم کا طیکتی ایک نہ پایا او گھٹ چار انگ
۲۲ او گھٹ گھٹ میں پرانی سی اور پران پیچ اک چور
جو بکرے اس چور کو دہ جو غنی بر جور

- ۱۵۔ ہر ہر میں اوگھٹ ہر بیس ہر ہر کو ہر کی آس۔
- ۱۶۔ سر کو ہر سر دھونڈ پھرا اور ہر میں پھر کے پاس
اوگھٹ ہر کو چار انگ ڈھونڈت ہی سنار
- ۱۷۔ بنل میں بچا نگر ڈمنڈ بورا اس کانسیں بچار
اوگھٹ رہو پر ہم کے بھائی جیتک گھٹ میں پران
- ۱۸۔ پوچا کرو گرشن کا او جھن من ہشناں
اوگھٹ جوگ وہ بنتے بازدہے وہی لگوٹ
- ۱۹۔ تجھی کتم کی مامتا او ہہہے من کی کھوٹ
اوگھٹ سگیا پر اگ میں ملانہ وہ کرتار
- ۲۰۔ گر کی دیا سے دیکھ پڑا ٹھی او حسہ شکار
سا وہو اوگھٹ بد کو سادی جوگ کرے سب جوگ
- ۲۱۔ اس ڈگر یا ملیٹ گٹ میں ندی نا و سنجوگ
رام ملن کا لیکھا سن لے ہاتھ گرد کا تھام
- ۲۲۔ جگ کی متامن سے چوٹے لمیں گے او گھٹ ام
من تھر اول دوار کا سیوا کرو دن رین
- ۲۳۔ نسدن او گھٹ مل گٹ میں ہو جنم کا چین
او گھٹ با جیں رام کے یا جمن نن وسیں جہکا و
- ۲۴۔ آسن مار بد کو سادہون سے دہیان لگا و
نبن نیر بھائے کر پوچھی گئے سب ہار
- ۲۵۔ او گھٹ ہا ھد پساد چلے سائیں کے دربار
رین اخہمیری باث نہ سمجھی تاک میں میں ہر بار

- ۲۷ اُگست دہرم یہ را کتا گرو کریں نستار
اگم سند رپاپ کا بوجانا و مکشی مخدمار
- ۲۸ اُگست گرو کا دہیان رہے کریں گے بیرا پار
بوجی مورت پیر کمادے میرا پیر جوال
- ۲۹ اُگست اپنے پیر کی صورت کو پچان
ہاتھ ن آتا پیشی اُگست سدا لکیر
- ۳۰ صدقے اپنے پیر کے جس نے کیا فقیہ
لکڑتا پے دہرم بڑے تیشی کمادی سنت
- ۳۱ پریم اگن اُگست کرے جو دہن دہرم بست
دو کیا رہے پریم کا بیکنی نین نیر بھائے
- ۳۲ بھوے بھی سکھ پاس ن آؤئے من کی پریکلپائے
اُگست جوگ جوگ کرے دہن ملن کی آس
- ۳۳ پریم دہیان دہ جوگ ہے جو کرے دہرم کی ناس
اُگست جنم میں ایک پرستی ہوتے نے نار
- ۳۴ پریم اگن میں جھے پریمی دن میں سوسو پار
مدبوا پیو پریم کا بن میں کرو استمان
- ۳۵ من موہن کے دہیان میں اُگست تجو پران
کا یا کی ممت تجو اور اپنی سدہ بسرا
- ۳۶ موہن مرٹی ۲۰ سنایں ایسا دہیان جماو
میں پاپن شن با نسر یا گنی ہرشن کے پاس
- ۳۷ با نہ سعے من موه لیا اور کمیں دہرم کی ناس
با نہ سعے من موه لیا اور کمیں دہرم کی ناس

۵۴ مکتی ہودے کلیں کئے چھٹے جنم کا پاپ
 سوت گرو کے نام کا او گھٹ ہر دے مالا جاپ
 ۵۵ سائیں کا گھر دور ہے اور سائیں من کے تیر
 سائیں سے دیو ہار کرے او گھٹ دی فقیر
 ۵۶ ساچی پرست بے کرن بنے کھٹورا دہیں
 ۵۷ جیسے کبری کرشن کو لے گئے او گھٹ چین
 کدھی نہ تیار ہو نہ آوے او گھٹ کونے کا ج
 ۵۸ کبری ابھی پرست کر کر میں کرشن مراج
 دیا برابر دہرم نہیں پر چنج برابر پاپ
 پریم برابر جوگ نہیں گر منتر برابر جاپ
 ۵۹ گرو ہمارا ایک ہے اور بھن ہمارا ایک
 کریں گے سیوا ایک کی گرو جو را کے نیک
 ۶۰ چیلان میں جوت گرو گیا نی بھن یہ بوجہ
 بن جوت نہیں آندہ ہرا وگن بن گر پڑے نہ سو جھ
 ۶۱ گیانی پنڈت یوں کہیں سورج کی دیکھو دہوپ
 ۶۲ شندر تریا سہول پتھر ناراں کا ہے روپ
 جاپ جوگ تپ تیر تھے نزگن ہوانہ کوئی
 ۶۳ او گھٹ گرو دیا کریں تو پل میں نزگن ہوئی
 رو کے کام کامنا اندری را کھے سا وھ
 ۶۴ شندر کے قب درشن کرے نہیں تو ہے اپرا وہ
 اپنی گانٹھ کو ڈھی نہیں پر دہنی اس دین دیاں

۵۴ اونگٹ جگ میں دہنی کا دہنی ہوت نہیں کنکال

” سجنی پاتی تب لکھوں جو بیتم ہو پر دیں

۵۵ تن میں میں میں پیا بر این بیجوں کسی سندیں

” آسن مار دو دہ بہا چھانڑو اپنی سندہ لمبراؤ

۵۶ میں گے کا یا کوت میں پر بھو اونگٹ کمیں سنجاو

” پاتی لکھنا بھول ہے سجنی چڑھیں دین دیاں

آس گیانی دوسرے نہیں کہ جانیں من کا حال

۵۷ پاتی لکھوں تو بھول بڑے بھا کے اگیان

جانت میں وہ بن کے ہے پیتم چڑھان

۵۸ کمی نہ پایا ٹھور ٹھکانا پیگ چھرا چو دیں

ساجن کا گھر دواز نہیں بیجوں کہاں سندیں

۵۹ بیتم تمرے نگ ہے اپنا راج سماگ

تم نہیں تو کچھ نہیں تم ملے تو جاگے بھاگ

۶۰ بانگھی محبہ پاپن کی تب ایک بچن شن یبو

شن دل بپتا پڑے گتا میں اپنا درشن دیو

۶۱ سائیں ایسا مگن کرو رہے نہ سوچن بچار

دو لکھیں تکھیں تکھیں میں گاؤں بھجن تمار

۶۲ بیتم سوت سد رسی پر رسی بھی تمری آس

بھو لے بھکے آونگشا بس کبھی تو ہرے پاس

۶۳ ہر کیں او کیں نہیں اور بدے لے پل پل بھیں

ایسے پیا ہر جانی کو بیجوں کسار سندیں

او گھٹ جو گل وی گئی جو اپنی سدہ بسراے
گپاں رہے اور دیسان رکے اور سانش خالی جائے

لَفَّا صَخْرَةً زَارَمْ لَفَّمْ فَضَّلَكَتْ تُو
لَفَّا شَتِيمَ جَانِفَرَ لَفَّمْ كَلَّا مَجْلَبَتْ تُو
لَفَّا كَدَارَسَتَ كَنَهَ لَفَّمْ كَلَّا يَجَدَتْ تُو
لَفَّا كَفَعْنَوَرَ جَيَانَ لَعْنَكَمْ كَدَأَتْ كَوَتْ تُو
لَفَّا كَدَارَى سَلَدَ لَفَّمْ اِزِينَ كَيَوَتْ تُو
لَفَّا چَرَكَنَ دَنَ تَوْلَغَمْ قَدَدَجَوَتْ تُو
لَفَّا مَقَامَ رَفَقَتَ لَفَّمْ كَرَ جَانَ سَوَتْ تُو
لَفَّا نَازِ شَبَ تَرَا لَفَّمْ خَيَالَ مَوَتْ تُو
لَفَّا چَدَيَانَ دَشَتَ لَفَّمْ كَرَ وَسَرَدَتْ تُو
لَفَّا چَدَسَازِ عَاقِبَتَ لَفَّمْ اِمِيدَ زَخَتْ تُو

لَفَّا كَرَ قَاتِلَ جَيَانَ لَفَّمْ خَمْ اِبْرَكَتْ تُو
لَفَّا نَشَاطَ زَنَدَلَ لَفَّمْ سَوَلَ دَهَنَتْ
لَفَّا چَدَ سَحْرَ سَمَرَ لَفَّمْ نَكَاهَ نَازَ تُو
لَفَّا كَرَ عَالَى مَرَبَتَ لَفَّمْ كَرَ دَرَبَانَ دَرَتْ
لَفَّا اصْوَلَ مَلَتَ لَفَّمْ طَرِيقَ عَاشَقَي
لَفَّا تَسْبِعَ سَكَنَى لَفَّمْ كَرَ دَرَدَنَامَ تُو
لَفَّا وَآتَى اِزْ كَجا لَفَّمْ زَفَرَانَ شَمَاء
لَفَّا لَادَرَ او سَحْرَ لَفَّمْ كَرَ دَيَنَ عَاصَتْ
لَفَّا بَلَمَنَ كَسِيمَ لَفَّمْ كَرَ مَعْسَبَوَدَ مَنَى
لَفَّا نَكَوَدَارَى عَلَى لَفَّمْ كَتَسَكَارَ تَوَامَ

لَفَّا توَشِداَتَ كَسِيمَتَ لَفَّمْ بَرِ حَنَ رَفَتْ
لَفَّا اِيمَدَ خَاطَرَتَ لَفَّمْ كَرَ دَيَنَ روَتْ تُو

اَو گھٹ گوگ یہی زالا اپنی شدہ بسرا او
ما یا موہ نہ من میں آوے دارث کے غن سگا د
چیلا کان ہے جیب گز و گھٹ بیس ساد ہو گوگ
بچن سنو سنار کے او گھٹ تپ ہے پورا جو گ

بُو جن میں یہ دہیان رکے گرت میں پر تھوڑا بھوگ
 او گست جوگل رس نہ چا کے یہی ہے بھوگ میں جوگ
 دہیان گرو کو بستر ناگر منتر کو جانو بھوگ
 بولو او گست ہے گرو کی یہی ہے اوتھم جوگ
 گمان نہیں تو دہیان نہیں اور گیاں سے ہیں سب جوگ
 مور کھے چیلار ہے بکاری کیسیں یہ گیاں لوگ
 آس گیاں سے تو اگیاں بہلا کر تکڑے سکر و کام
 او گست دھگیاں اور ہے ملت میں چہ سے رام
 گیاں مشتے تب دہیان جھے اور گیاں سے ہو بوس
 پریم ڈگر میں دیکھا او گست گیاں نہ آوے پاس
 گنگا کے اشناں سے کلیس کے مشکلے پائے
 پریم گندمیں لیکھا یہ ہے جو اوتھرے جل جائے
 پریم نگر میں کام نہ آوے دہن دہرم بده لاج
 سا پخے سن پلی گرما کرو تو میں کرشن ہراج
 او گست جو اپریم کا کبھی نہ جس میں ہار
 داؤں پڑے تو میں گٹایس ہارے پڑا یار
 تدہ بیج یگ آنگے را کو ہر دنا اک لھاؤں
 او گست جوگی چلتا بہلا پھر و چوڑ بچھرا دؤں
 او گست دم کے سنگ رہو سخویہ کا یا تھات
 گست چوڑ یاۓ پر گست بسو تو میں تر بخن گھاٹ
 ہوک آئھی سن بافسر پاکھپت ہوں نزین مونہن قمرے درس بنابرہ پڑے پھین

اے منظر حق ذو مجدد علیاً یا حضرت سید وارث علیؒ
 فرزند بنی محبوب خدا یا حضرت سید وارث علیؒ
 عمان عوارف بحر سخا اسرار حقائق سر تنا پا
 انوار مجسم شان خدا یا حضرت سید وارث علیؒ
 تو فخر جہاں سلطان زماں شبیلی و جیند و گنج شکر
 تو نور محمد صل علیؒ یا حضرت سید وارث علیؒ
 تو محبت حق در دین مسین تو مشبّت وحدت خضری قیس
 تو مسلط بحیث ما و شما یا حضرت سید وارث علیؒ
 فریاد فدائی تنئے ذری اللہ تعالیٰ خذ سیدی
 اے قبل عالم کعبہ ما یا حضرت سید وارث علیؒ

شجر عالم پرستیہ نظم امیہ

بر بنا حرمت ارد ارج رسول مدد کے	بر برا حباب بنی بر کرت پا کاں مدد کے
یا رسول عربی احمد سلطان مد فے	یا رسول عربی احمد سلطان مد فے
یا علی حیدر کر ا رضیل حسین	یا علی حیدر کر ا رضیل حسین
سیدی خواجہ حسن بصری سر ارج الارشا و	سیدی خواجہ حسن بصری سر ارج الارشا و
آفتابِ نلک قرب مر بریج و مصال	آفتابِ نلک قرب مر بریج و مصال
مرشدے خواجہ ابوالفهم فضیل ابن عاصم	مرشدے خواجہ ابوالفهم فضیل ابن عاصم
اے پناہ و وجہاں سرورد دین ابراہیم	اے پناہ و وجہاں سرورد دین ابراہیم
عرش مرعش شدہ از فیض سید الدین است	عرش مرعش شدہ از فیض سید الدین است

اے ہمیرہ لقب و نظر جانش مدٹے
 علوی مشاد خدا بھی خدا وال مددے
 نور مصباح پیش شام غیاب مددے
 اے اپنی احمد چشتی شہزادیاں مدٹے
 بو محمد شدی حشمتہ جوان مددے
 ناصر الدین اپنی یوسف مرکنیاں مدٹے
 بحر توحید ویسیں قلندر عرفان مددے
 افضل جن و علک اشرف انساں مددے
 نام پ صطفوی حواجہ عثمان مددے
 سردار کون و مکان فرشتاں مددے
 قطب الاقطاب جہاں رشد پاہاں مددے
 اے شکری گنج سنی گلشن احسان مددے
 اے تو محوب خدا اولیا اس طالب مددے
 در دنام توجہ اربع رہ عرفان مددے
 اے تو در خرقہ ہماں بود رسلان مددے
 نا دی رہ خدا خضر بیا بیا مددے
 عارف و کاظم علامہ دواراں مددے
 عزت فخر و صفا زینت احسان مددے
 از پن مروہ دلال عیسیٰ دواراں مددے
 توئی ساماں من بے سر ساماں مددے
 راحبت روح نبی رحمت رحماں مددے

نور بصرہ یکم ایماں دائم الدینی
 شعل راه خدا نور بدری دینوری
 صحیح رحمت ابو شعاع خلیل حسن
 چاشت خور حشمت ملک تاج رؤس لاپرا
 اے خدا وست خدا بندہ خدارس اپال
 اے خط و خال رخ شرع و تصوف حشمتی
 خواجہ سرد و سرا کان ہودت مودود
 سیدی حاجی حزین شریفین شریعت
 اے ابو مکر و عمر حیدر و عثمان اوصاف
 خواجہ ہند الولی اجمیری معین الدینی
 بختیار اوشی و کاکی سندی قطب الدین
 شیخ الاسلام توئی بایہ نسیر الدینی
 زینت پانچ جہاں نظم امام الدینی
 ذاہت پاک تو بلا شہنشاہ نصر الدین سنت
 مجھ فقر و فقہ شیخ کمال الدینی
 اے سراج حق الدین دویں اکمل
 عالم علم لدنی شمشه ما عالم الدین
 شیخ محمود خدا عاصد و محمود جہاں
 اے بھار حمین فقر حبیل الدینی
 اے محمد حسن و محمد جمال محبوب
 اے محمد لطفی دینمسیر نور احمد

گنج اسرار خنی چشم عرفان مدوے
اے تو پروانہ سُمّع رخ جاناں مدوے
زیباد بگی صفا سرد خاصاں مدوے
بادی ایل نقص مرشد پاکاں مدوے
منظیر نور وضیا صحت جاناں مدوے
اے تو محظوظ بینی عاشقان زیداں مد
ماہ تاباں مرٹے مسیرو خشان مدوے
اے ابو ذر صفت پیرت سماں مرٹے

محی دیر تطبی جہاں پوستی محی مدنی
موسی طوبی شیخ کلیم ایشہ تو لی
مخزن صدق و صفا شاہ نظام الدین
شرف جن و بشر فخر جہاں فخر الدین
عارف و ناظر و منظور جہاں الدین
شان میسو د تو لی شکل عباد ایشہ تو لی
لامکاں فضل سلطان زماں شاہ ملند
تو لی مخدوم جہاں سیدنا خادم علی

داری مصطفوی حشم و چرانع حیدری
دستگیر د جہاں جلوہ جاناں مدوے

واعشه

میر غم ناز من مضر و حراں مد
مدوے ضرب خدا ز مرہ پراں مد

سو ختم سو ختم آزاد آتش بحران یہمات
وصلت شاہد رعنائے تمنا دارم

قطعه میلخ جتاب قبلہ وال صاحب ابری حسنه پی علیہ الرحمہ

شمش بزم عارفان عجم حشمتی و ہم صابری
شد بقرب کبری یارستہ ز قیدی عفری

اللہ اللہ ان فلکہ روشن فقیر بیدلی
یا زودہ ذلیق عده یوں سبیت ہم منگام ظهر

کرد تایخ و صالش خامد او گست و قسم
بد مو واحد شاہ شمس الحق والدین صابری

دیگر

کرد پرورداین جهان شد بقرب اوری گو دصال شاه شمس الحق والدین صابری	مرد میداں عاشق حی میتی دیم صابری فلک ساسن چوں ندو او گفت نہ آمد ز غنیم
---	---

ساده

دیگر

آں فنا فی الذات باشان و شکوه شاه شمس الدین قلندر حق پروده	کرد پرورداین جهان بے ثبات گفت او گفت بہر سال وصل او
--	--

ساده

دیگر

وصال شاه شمس الدین قلندر	نہ آمد ز گردوں باسرا وح
--------------------------	-------------------------

قطعہ یارخ حجرہ

از پے یاد حاجی وارث نزل عشق ہادی وارث	حجرہ ساختند اہل وفا گفت او گفت بسال تعمیر ش
--	--

ساده

قطعہ یارخ چاہ

بادگار شاہ ما ایں یاہ فی حکم ایں	شد مرتب چوں لعجمن خانہ رہ طبلیل
----------------------------------	---------------------------------

از برائے سال تعمیر ش پا او گفت گفت خضر گو سیں دارثی آیش چو آپ سلسلیل

ساده

قطعہ تاریخ سے دری

بیعت دل و بیبدل گشته جوں ایں نزل بنا	یاد گا ر شاہ و ارش آن امام اولیا
کوئی نہ ہے دلچسپ دنیکرو دارثی مہان سرا	از پی سالش با و گھٹ ایں حسین گفتہ مرش

تقریط دلپذیر و تاریخ بیظیر از نسل کو طبع عالی اخراج
 فضل و حمال مقبول درگاہ احمد چناب پیغمبر احمد
 صاحب وارثی متوفی طعن بچہر اول ضلع مراد آباد

درخانہ لکھنہ اسرار عشق وستی جامِ فتح میں با معاف تو ان زد
 ان شرائش دیوبان ہے یا گنجینہ عفاف۔ نہیں نہیں عشق و محبت کی کان
 ہے۔ اور نکات فقر و تصوف کی جان۔ کیوں نہ ہو کہ صفت اس کا صونی باصفا
 موحد یکتا عاشق بے ہمتا سباح بحر تفریب سیاح عالم تجربیہ ہادی مرافق خدار سی
 طریقت اسگاہ حقیقت دستگاہ چناب او گھٹ شاہ صاحب وارثی ہے۔ اس
 یا وقار کے اس خوانِ ذوق و حضور و ماڈہ لطف و سرو رعنی فیض سخن سے
 جو سراسر برداشت و تعلیم فقر و تصوف سے مشحون و ببریز ہے اور عشق و محبت انگیز
 ہنوز خلافت خود ملحتی۔ اور الحق کہ فقیر نے فقر کے مریقتہ رازوں کو حمال خوبی د
 خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کیا اور مجاز کے پرایہ میں حقیقت کا پر وہ اٹھا دیا
 ہے۔ اور بیشیک اس راہ کے خواص با مذاق کا ان رہنموز کے بیان کے

و اسے یہ سی طرز و طریقہ ہے جیسا کہ فرمایا ہے م

لکھتہ آید در حدیث دیگر اس	خوشنہ اس باشد کہ سر دلبران
---------------------------	----------------------------

پس اس وقت حضرت مصنف مدرج کے برادر سبی جناب بابو بشیر الدین صاحب اسٹیشن ماسٹر کو اس امر کا جیال و ہنگیر ہوا کہ یہ شاہد ان معنی حجت خفایہ سے بابر آگر اور محلی محلی طبع ہو کر منصہ ظہور پر جلوہ گر مول تاک طالبان لذت کلام فیض نہام سے مستفیض و ہم جیال صورت دیکھاں معنی سے نصیبہ داتی خط کافی حل کریں۔

بخار عالم حسن دل جان تازہ میدارد	برنگ احباب صورت را بے برا باب معنی را
----------------------------------	---------------------------------------

ظریفیں معنی یہ احوال ہے بہا و نعمت غیر ترقیہ قاب طبع میں لاگر ضیافت احباب و مذر ناظرین بالکلیں ہے۔ قطعہ تاریخ جو خاطر فاطر اتمم ائمہ میں گذر ا معروف مرقوم ہے۔ وہ بذرا۔

اس بشارت سے نہ احباب ہوں کیونکہ وہ شہدارت کا ہی یہ حمایہ الطاف و کرم یادِ فیضِ معالیٰ ہیں پر دئے باہم احتیاط ہی کہ حد سے نہ ذرا بیش فکم گوکر مضمون سراسری ادق اور اہم دیر تک سر کو جمکانے والہ احریت سے قدر کلکشیں فیض دلا اس کی ہو تاریخ رقم	بند احضرت او گھٹ کا جو دیوان چھپا قت تو یہ کہ حقیقت میں دیوان نہیں سکے الفاظ ہیں یا بیان برائی کے میں بھول یں لمحے عشق و تصوف کے سائل نہیں سادگی وہ نہ سمجھنے میں کے فہم عوام فکر جب یہ ہوئی تاریخ طبع ہو مرقوم آئی صفا کی صدا ہاریع ارم سے کھیر
---	--

لکھتہ آید در حدیث دیگر اس باشد کہ چاد و اد افتیح طیسوں الہاں
 منطیق طبع ابیان مقبول خاتم کوئین جیسا بعد شیخ الحججین حسنا

مختلص بِ عَالَمِ مِنْ قصَبَهِ دِيُوْمَیِ شَرِيفَ صَلَعَ يَارَهِ بِنْ كَوَافِر

خانم بچہ منداں صفوٽ قرطاس پر سر سجو و اور بحمد تن معروف بوردو و دبی۔ بیان
کیوں نہ ہو کہ شاہ میتے سخن کا حسن بیشال جملہ فلکر سے نئی نجع دفع اور بانگی اور
کے ساتھ اپنا قاست زیبا دکھاتا ہے دل دادگانِ کلام کو اپنا شیدا بناتا ہے
آئینہِ مجازی میں حقیقت کا پرتو نظر آتا ہے۔ ہر حرف اس کا گویا و رسم و معانی
ہر لفظِ گلہ سنتہ میں اسرار بزرگانی ہے، ہر صرع قیدِ زیبا میں یار ہے، ہر غزلِ بجیہ
موقوفت کردگاری مصنعت اس کے اوگست خاہ صاحبِ محتاجِ تعریف و توصیہ
ہیں ان کے فخر و مبارکات اور اچھا رفیع و کرامات کو داری شہنا بس باقی ہو
ہے۔ قطعہ تایخ طبعِ نذر ہے۔ گوئی خدا ناچھڑ ہے۔ مگر شاہ کلامِ فیضِ نظامِ پر نجاور کو
کو حاضر ہے۔ دہی میں ہے بھول نہیں نہ کہری ہتی۔

رہبر راہِ عشقِ عادق ہے
کہو عالِ مذاقِ عاشق ہے

یہ کلامِ جنابِ اوگست شاہ
بولہ اتفاق کر بس سالِ طبع

تایخ از سلطانِ فلکِ میں جنابِ مولوی نظیر الدین صاحب
واللہ میں مسوطن قصبه بچہ ریوں ضلعِ مراد آباد

ہو گئے آسانِ مضمون ادا
جس دہ گرخِ میں لی کی شفیع
کھل گیئیں آنکھیں ملا ایسا بتو
داؤی الفت کا سیداں لئن و دن

جب چپا دیوانِ اوگست شاہ کا
کیوں نہ ہو بالائے بامِ چربِ عشق
طالبوں کو راہِ عشق آئی نظر
دہ بیسا یار استہ ہو دم میں ملے

مخزنِ عشقِ الْدَّجَبِ حَقَّ	سالِ طبعِ یوں کہہ سے نَسِيرَ
-----------------------------	------------------------------

پر بخ از طبع عالمی شاعر نازک خیال خاقانی زماں فردوسی
شال قلندر وش صاحبِ جوش سرور حباب شیخ محبوب علی
صاحب داری شتھنلص پھنور میں دیوبنی شریعت صنیع بارہ بندی

عاجمہ آمد چو طبع با جودت	پر سالِ طبع ایں دیوال
--------------------------	-----------------------

مخزنِ عشق منج محبور	ست تاریخ با ادب محبور
---------------------	-----------------------

طعہ تاریخ از نتیجہ فکر صائب مقبول بارگاہ رب حمید حباب
ولوی عبد الرشید صاحب طالب علم مدرسہ عباسیہ کچپڑوں

کرد چون حد و جسد فکر رسا	پر تاریخ طبع ایں دیوال
--------------------------	------------------------

چشمہ آب عشق دفتر دوبت	دواہماقت ندا رسید گو
-----------------------	----------------------

شجرہ قادریہ رزاقیہ والشیہ

شافع محسن محمد مصطفیٰ کے واسطے	اہلی سرور برداہ کے واسطے
--------------------------------	--------------------------

مالک قبر علی مرتفع اکے واسطے	باشاہ للافتی خیبر کشا دلدل ہوا
------------------------------	--------------------------------

محبیٰ حضرت حسن شاہ چڈی کے واسطے	ادی و رسیر امام و مقتدہ اور پیشوں
---------------------------------	-----------------------------------

صالب و شاکر شہید کر بلال کے واسطے	نشہ این مظلوم دینہ را کب دوڑنی
-----------------------------------	--------------------------------

حضرت عابد گرفتار بلا کے واسطے
غیر عالم حضرت موسیٰ رضا کے واسطے
ادر سری سقطی کامل پیشوائے واسطے
شبلی دعبد العزیز اہل صفا کے واسطے
بوا فرح ہم بو الحسن شاہ برا کے واسطے
صاحبِ ول بو سعید پیشوائے واسطے
خوشناع علم سرگردہ اولیا کے واسطے
سید احمد نیک منظر باصفا کے واسطے
حضرت سید حسن شاہ برا کے واسطے
شاہ دیں سید محمد باحدا کے واسطے
شیخ ابراہیم شاہ اتفاق کے واسطے
مرشد شاہ برا ایت ربنا کے واسطے
عبد رزاق ولی و ممتاز کے واسطے
بهر حضرت شاکر اللہ پیشوائے واسطے
حضرت خادم علی حاجت زادہ کے واسطے
حضرت وارث امام اولیا کے واسطے

راہب و ساجد غریب ببتلائے بنج دغم
با قرود جعفر حباب موسیٰ کاظم امام
از پے معروف کرخی داقحت راز نہای
مرد شاغل عارف و کمال جنید باحدا
بهر عبد الواحد اہل علم باطن یا بحال
شاہ درویش ولی و آتشہ راز خفی
سید سلطان نصیر و خواجہ محمد و مغم غریب
بادشاہ عبد الرزاق ولی الدین ولی
از پے سید علی ہم شیخ موسیٰ غریب وال
شیخ ابوالعباس و ہم سید بہادر الدین است
از پے حضرت جلال و ہم فرید بیکری
بهر ابراهیم امان اللہ و ہم شاہ حسین
از پے عبد الصمد کامل مطیع امر حن
بهر اسماعیل عالی منزلت والا تہسیم
از پے حضرت بخاری ائمہ سردار جہاں
عاشر حق مرد عارف و تکری خاص عالم

بسم اللہ الرحمن الرحيم

تسلیم اول

سلام اے شاہیر روز است	کروہ عالم را ز جشیم ناز مست
ت پاکت اسوہ اسلام فنا	ہست متغیر عن الا و صافنا
سلام اے نائب رب جلیل	آنت حسینی آنت لی نعمر الکنیل
سلام اے یادگار مصطفیٰ	اسلام اے رازدار مرتضی
سلام اے منظر شان رسول	اسلام اے راحیت جان بتوں غ
سلام اے آفتاب مسیوی	اسلام اے داریت ارشت علی رخ
سلام اے مصدق علی حسن	اسلام اے جانشین پختن غ
سلام اے خضر را مُستقیم	اسلام اے منج فیعن عصیم
سلام اے موسی سینا عشق	صورت ایاس درویلے سوشن
سلام اے غیرت حور شیدین	اسلام اے مایہ آمیدین
سلام اے شمع طور عاشقان	اسلام اے نور نور عاشقان
سلام اے چارہ ساز دادرس	اسلام اے ناصر فریاد رس
سلام اے سر و پذیغان من	اسلام اے دین من ایان من
سلام اے موسی شبائے عشق	اسلام اے چارہ عمرہے عشق
من کہتہ حقیقت اسلام	واقعت اسرار دحدت اسلام
سلام اے یہ و آقاے من	اسلام اے دارث دھولاے من

مظہر حق دار بٹ شکل کٹ شمع نرم عین وحدت محوہ دستگیر خلق خبیر الو اشریف اہل سلیم و رضا تسبید پوشر وارثا اور دینی اُنٹھنے حالت گز بخواہ لطف اے جان جما حشیم کورم را باز عین لیغیر	کیست وارث آنکہ ہمنام حند مرد مسید ان دل اندر د فرد معنی آیات رب الع لمین صاحب عرفان تملکین عشق و جوش یا رحمیم احسن علے اعمالت من تقیسم و تو سیحا ے زمال تشنه دیدار ایں اند و بگیں
بندہ او محمد فقیر کوئے تو دار دا سید کرم از خونے تو	

سلام و دعہ

سلام علی وصل ذات خو سرافراز و منظور رب جلیل کر ذاتش علی کل شنی و تَد سلام علی اکل عذای بتوول علیہ الصلوٰۃ علیہ استاد سلام علی بدر اور ححال سلام علی مرحوم خ صفات سلام علی محبت اللہ من شرف یافتہ برگزیدہ تو سلام علی سید الاصف	سلام علی شرح آیات الحق سلام علی نور رب جلیل خبردارستہ علیم و خبیر سلام علی و داشتہ دار رسول سلام علی آل خیرہ الانام سلام علی ذوالجلال سلام علی روتنی کائنات سلام علی قدرت اللہ من حقیقت ہمیں حق رسید تو سلام علی سید درا ولیہ
---	--

خبر دار انجام و آغازِ عشق
 سلام علی مرد می دان عشق
 سلام علی رکن امیان من
 سلام علی وجہ هستی من
 تویی دارت و بندہ پرورد تویی
 میخ زمان خصیر و دراں تویی
 که تو مسیر تا باش دمن سایه ام
 کجا پر پیش مسیر ذره کجا
 که از مشتیت هست هستی من
 نظر کن که پیشیت افگنده ام
 گرفتیم مگر داشت استوار
 زبان را به عجز دل رانیاز
 ترا خواستم هم ترا خواستم
 نه بینم دریں ده رجز روئے تو
 فرازم نه دست طلب پیش کس
 مرا از کرم دار محبت ارج خویش

سلام علی واقع راز عشق
 سلام علی صدر ایوان عشق
 سلام علی ما کنفین من
 سلام علی نوح کشتی من
 تویی مامن و مرگ شتر تویی
 وای غم و در و پنهان تویی
 پیش بست مرابا تو بے مایه ام
 کجا بجای ذخیر و قطیر کجا
 کجا تو کجا تنگ دستی من
 نو اصل وجودی دن بندہ ام
 دریں ده نامست گوید شعار
 پلی حرمت خوش بندہ نواز
 و گر احتبا از تو می خواستم
 نه از دل رو دیا دگیوئے تو
 نه در در روم در جهال از بوس
 قناعت بدہ ساز آزاد کیش

کجا ماند او گفت گرفتار آز	کشا بند تحریص بندہ نواز
---------------------------	-------------------------

سلیمان سوم

پیشیت سلام را بگذارم صبد نیاز	اے مامن و مسین و مد و گوار و چاوه ساز
-------------------------------	---------------------------------------

<p>صد صد سلام داریت عالم پناہ من نور خدا و داریت میرا ریت پنجتائی اے متعاداے خلق خدا داریت رسول اے نائب امیر بخت صد سلامها و اللہ تو نو زاد احراق مجتبی اے داریت شهید و فا صد سلامها صد صد سلامها گل بستان عاشقی اے ناخداے کشتنی عشقان صد سلام جلوه نما کر جان حزین بر لیم رسید</p>	<p>صد صد سلام منظہر شانی الامن صد صد سلامها بحضور شیر زمن صد صد سلامها زین خستہ دملول اے آفتاب بر ج شرف صد سلامها صد صد سلام ہا جگر بنت مصطفیٰ اے سالک مقام رضا صد سلامها صد صد سلامها ذرعان عاشقی حضرت بان و نادی آفاق صد سلام صد صد سلام ہا بہ نزار استیاق دید</p>
<p>شام افراق دیدہ و بیم الغیاث جو رو جغاے خلق کشیدم الغیاث</p>	

شام چہارم

<p>سرای حسن بمحبوبی و شان مصطفیٰ طری دریں کثرت پے حملگر فی صورت آدم لگر چوں صوتے داری بے نشان ہستی و دیالا در زمان خوش نام حیدری کردی اماں نادی دیزار و سرو صد سلام اسٹ عرا و غاطِ عشقان و غمی بزم محبوبی ہزار عجز و نیاز آور دہام لے بے نیاز</p>	<p>سلام اللہ مولائی کر قی حق نخواهاری سلام اسٹاے نور حیثیت زینت عالم بلویم آشکارا منظہر ذات بناں ہستی سلام اسٹاے حضرت جہاں چوں ہبڑی کر دی شیر کون مکار مغقول داد صد سلام اسٹ سلام اسٹاے فرمان ولے کشو خوبی سلام اللہ اے عیسیٰ دوران چار ساہ زمین</p>
---	--

اگر فطارہ رفتے تراۓ جان جاں خواہم بده مارا زکوہ حسن خویش لے با و شاہمن ہمیں درول تنائے ہمیں یرب صدرا دار د	نے باغِ خلد سخواہم نہ حورانِ جناں خواہم پے عز و جلالت دار شمن دین پناہمن کدائے کوئے تو اوگھٹ بائیں نوادار د
مدارم ذوقِ رندی نے خیال پاک دامانی مرا و یوا نہ خود کن بسہر نگئے کہ سیدانی	

سلکِ سختم

اسلام اے پرتو میر حقيقةتِ اسلام اسلام اے قبلہ دیں کعبہ مقصود من معتبد اے اصفیا مقبول رب المشرقین جا شیعین احمد و محمود و حامد اسلام شد مشاہم ایں عرفان تازہ از خوبشوئے تو نکتہ سجح دو، قفت ستر و قافیت اسلام اسلام اے ہادی یادہ پرستان اسلام سرگردیہ یادہ نوشان ساقی صہماے عشق اسلام اے صاحبِ حرام نگئیں اسلام گروہ عالم را اسیر از حلقة زلفت دراز	اسلام اے مطلع انوار وحدتِ اسلام اسلام اے رکن ایجاد باعث بہبیمن اسلام اے یادگار غایح بدرو حسین قطبِ علم دارت و غوثُ مجد و اسلام زیبِ عالم پر توحین رُخ نیکوئے تو اسلام اے عالم علیم حفت نق اسلام اسلام اے قافل سالارستان اسلام صاحبِ تسلیمِ اکمل سالکِ صحراے عشق اسلام اے باعث آرام و سکیں اسلام عاشقانِ هست بے خود سختی از خیم ناز
---	---

کشتگانِ خویش را از سجر مضطراً ساختی
چشم پوشی کر ده برمخ نعاب انداحتی

دیکھ

اے مشک بیر عین فشاں پیکن سیم صبوم
اے چارہ گر عیسیٰ نفنس اے منس بیمار غم
اے قاصید فرخندہ پل تجکو ائمی ٹکل کی قسم
ان نلت بایار کے الصبا یو ما ای ارض حرم
بلغ سلامی رو عتہ فیها البنی المحتشم

کنا یہ پھر باد صبا یا شافع روز جزا
کوئی نہیں تیرے سو غنچا رہا عمال کا
گولائی رحمت نہیں لیکن خدا کا داسطہ
یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ آزمم علی عصیت آتا
مجبورۃ اعمال ناطحعاً و دنباءً و ظلم

وہ منظرِ ذات اعد نو رسپیں ظل حدا
فرش زیں سے عوش تک فتحہ جسکے نور کا
کیونکرہ ہیں کو دیکھ کر قدسی کیں صل علی
من وجہہ عرشِ سپھی من حسرہ بدرا الدجی
من ذا تہ نور المدینی تک عقہ بجہ المعم

اے دشگیر بیکاں محبو بحق سلطان دیں
اے شافع یوم الجزا مقتداے مرسلیں
ہم عاصیوں کا داد رک تیرے سر اکوئی نہیں
یا رحمت للعالمیں انت خفیع المذہبیں

اوڑک نایوم الحزن فضلًا و جوڑ پاک کرم
آدم سے عیسیٰ نبی گوب ہیں عالی مرتب
لیکن شہ ولاد کی یہ شان ہے پئنلت
حالم کے ہیں فرازدا نیز گیں ہے ششیبت
قرانہ مبرہاتا سخا لا و یا ان مفست
إذ جاءَنَا أَحْكَامُهُ كُلَّ أَقْصَعَتْ صَارِعَهُمْ

اک ہیں خوش تقدیر جو سنتے ہیں پر جب سا
کرتے ہیں صبح و شام و نظارہ آس در گاہ کا
اک ہم ہیں دو رافتادہ اور یہ حال ہے ہستنا
اکبا و ناجمود حثہ من سیعہ بھر المسطفہ
طولی لاہل بلدة فیہا النبی لمحتشم

دیگر

بگزشت عمرے دغش ناکام و و رافتادہ ام
آمد بب جان حزین و رحیم بر مایز وحیشم
لطف بحال خستگان و ارم ز تو خشم کرم
ان نلت یاریح الصبا یوما ایلی ارض الحرم
بلن سلامی روشنہ فیہا النبی المحتشم

چوں بگذری با دصبا و ربلدة خیر الورا
بر آستان شاه دیں گوزیں گدلئے چینوا
وارم سیہ فر و عمل گر و م گناہ ناسنا
یا مطفہ یا مجتبیه احسم می حسیانا
میمورتہ اعمال اعلماء ذنباء و انسلم

مضون لشق ات مر انگشت آں سجز نا
تفسیر ما زانع البصر توفیق چشم دل را
قوسین درج ابروش و اللیں گمیوئے و تما
من وجہہ شمس اضھی من حندہ بدر الدجی
من ذاتہ نور الدلی کٹھہ و بھر ایمم

کروار ہائے ناسنا دار و هر اندزوہ نگیں
از شقی اعمال من نالد کر انما سکاتیں
افتادہ ام بر دگہت بن منفع برسزیں
یار محنت اللہ علیس انت شفیع المذنبیں
او رک لان یوم الخزن فضل و جوڈ بالکرم

وَاللَّهُ عَجَابُ نَحْنُ أَيُّهُنَّ فَتَدْبِيْنَتْ
اِيْشُعَلِ رَاوِهِدِیْ اِيْسِ شَعِيْرِ بِرِمِ مَعْرِفَتْ
أَذْجَانَاهَا حَكَامَهُ كُلُّ اَصْحَافَ صَاهِيْلَهُمْ

نَوْخَاتِمِ سَيْمَيرَلِ ذَيْ فَضْلِ وَعَالِيِّ مَنْزَلَتْ
كَشْتَدِ سَاقْطَهِ اِزْعَلِ جَهَلِ طَرَقِ مَيْشِ رَهَتْ
أَذْجَانَاهَا حَكَامَهُ كُلُّ اَصْحَافَ صَاهِيْلَهُمْ

بِيَوْدَهِ سَرْفَكَرَهُ كَنْ اَسَے چَارَهُ گَرْ بَرْ شَفَنْ
سَيْسِيْنَهُ مَارِ دَمَرْهَتْ حَسْنِيْمِ فَرَاقِ يَارِ رَا
طَوْبَيْ لَاهِلِ بَلْدَةِ فَيْسِ الْبَنِيِّ الْمَحْتَشِمِ
اَلَّهُ مَرْدَبِ وَبِنَا وَدِيْ بِحَمْوَبِ بِالْعَالَمِيْسِ
وَارِدِيْهِيْ دَرِدَبَانِ قَوْلِ اَنَّمَمِ السَّجَادِيْسِ
بَحْبُوسِ اِيدِيِّ الْظَّالَمِيْسِ فِي الْمَرْكَبِ الْمَزَدِيمِ

دِيْكَر

قِيدِيْ بَنَا كَرَهُ چَلَهُ عَابِدُ كَوْجَبِ هَلْ تَمْ
تَيْشَرِبُ كِيْ جَانِيْ وَبَيْحَكَرَ كَهْنَهُ لَگَهُ باَچَشَمَ نَمْ
بَلْعَ سَلَافِيْ رَوْضَتَهُ فَيْسِ الْبَنِيِّ الْمَحْتَمِ

اَسْ رَحْمَتِ عَالَمِ كَمِيسْ دَلْبَنْدِ هُوْنْ بَادِ صِبا
 كَتَنْ هَيْ حَسْ كُوسْتِ الْكُونِينْ فَخْرَانِيْسا
 رَشْكِ مِهْ كَنْغَانْ وَهْ مَجْوَبْ حَقْ نَامِ خَدا
 مَنْ وَجْهَهْ شَمْسْ لَضْحَى مَنْ حَنْدَهْ بَدْ الدَّجْنِي
 مَنْ دَاتَهْ نُورَالْمَدْيِيْ منْ لَفْظَهْ بَحْرَالْمَمْ

اَبِ جَعْنَنْ طَلْمَ كَمِيسْ پَلْوَ كُونِيْ چَحْوَرْ دَمِيْس
 بَرْ بَادِ الْبَيْتِ كَمَگَرْ كَرْ چَكَهْ اَعْدَاءِ دَيْ
 ذَرْ تَاهُونْ پَارِيْهْ صَبَرْ مِنْزَرْ شَرْ آجَهْ كِيْس
 يَارِحْمَتِ اللَّعَالِمِيْس اَنْتَ شَفْعَنْ المَذْنَبِيْس
 اَوْرَكْ لَنْيَا يَوْمَ الْحَزَنْ فَضْلَاءِ جَوْدَ بَالْكَرْم

بَطْحَاهْ سَأَيْ كَرْ بَلَاصَدَنْ اَنْهَاهْ جَانْگَزا
 عَبَاسْ سَدَ دَوْرِيْ بَوْنِيْ اَكْبَرْ بُوْنِيْ هَمْسَيْ جَدْ
 تَبَرْ غَمْ شَبَيرْ سَيْنَهْ اَلْكَزْخَمْيِيْ ہَوَا
 اَكْبَادَنْ مَجْرُو حَتَّهْ مِنْ سَيْنَهْ بَحْرِ مَصْطَفِيْ

طَوْنِيْ لَاهِلْ بَلْدَةِ فِيْنَا السَّنِيْ لَحْتَشْ

مَقْتَلْ سَمْجَدَهْ بَهَارِ كَوْيُونْ لَے چَلَنْ شَامِيْسِيْس
 طَوقِ گَرَانْ کَے بَارَ سَرْ کَوْ اَنْهَاسْكَنْتَانِيْس
 رَبْحَيْ بَعْيِيْ ہَے پَاؤْنِيْسِ حَلَقَهْ کَے مَيْنِ اَبِ كِيْس
 يَارِحْمَتِ اللَّعَالِمِيْس اَوْرَكْ زَيْنَ العَادِيْس

مَجْوَسْ اَيْدِيِيْ الْظَّالِمِيْس فِيْ الْمُوكَبِ لَمْ دَهْم

تَامَ شَد

هُوَ اللَّهُ الْمُؤْمِنُ بِالْأَرْثَ الْعَلِيَّ

شجرہ قادریہ و ارشیہ

نحو ایسے عبور و ناتوان کا خدا ہے دارث خدا ہے دارث
 غریب و سکیں پر گنہ کا شفیع روز جزا ہے دارث
 اسیر و ام خطا ہوں لیکن علیٰ تو ہے دستگیر و حامی
 بڑا بھروسہ ہی ہے لے دل کمیر اشکلکشا ہے دارث
 یہی سماں ابے دین و دنیا میں پار ہو گا صنسد و بریڑا
 مراد و گار بھتی ہے شہریت دارہ خدا ہو وارث
 ستم رسیدہ غریب و سجا و زینت منہہ امامت
 خطاب جس کے ہیں یہ جہاں میں مرادہ زرین العیناں ہو وارث
 نصیر و ناصر معین دیا درملے یقیمت سے ملکوہ بہہ
 جو پا قرض ہے ریا ہے مولا تو جعفر باصفا ہے دارث
 امیر عالم امام کاظم شمش مراد و گار و پیشو ہے
 شید و سید شہ خراسان امام موسیٰ رضا ہے دارث
 جانب ترویج و سقطی جنید و شافعی بیہرے ہیں
 جو عبید و احمد ہے میرا مادر تو لو افتح باصفا ہے دارث
 ابو احسن بو سعید و عنویٹ زماں مراد و گار و پیشو ہیں

ایں رزاق شاہ دو راستیں راہ رضا ہے وارث
 مجھی دل اور سید احمد ہیں دستگیر مصین میرے
 مجھے ہے کیا ڈر جماں ہیں سید علی ساہل صفا ہو وارث
 جو شیخ موسیٰ سابنده پرور ہے دستگیر پا اور محنہ
 تو قطب عالم حسن ہیں حامی صین حاجت و اہم وارث
 ابی عباس رہنماء ہے بھاء وین پیشوہ مرشد
 شہ محمد جلال اطر فرید پیر ہے وارث
 شہ سراجیم شیخ عطاء کا سے بھروسہ مجھے جماں ہیں
 خلیل شانی امام بحکرا مان ظل خدا ہے وارث
 ولی برعنی حسین مرشد شہ ہدایت صمد حندواں
 امام وسردار عبید رزاق یانسی محدث ہے وارث
 ذی شیخ راہ خدا کا نہیں نام پیشوہ ہے مراجعاں میں
 ولی وابراش کرائلہ امام ہردو سرا ہے وارث
 سنجات کیونکرنہ ہوئی میری سنجات ہے دستگیر اپنا
 امام وحدوم شاخادم جماں کا حاجت و اہم وارث
 جناب وارث کا یہ کرم ہے لکھائی کثرت ہی شان حدت
 مرایہ ایمان ہونہ کیونکر کہ زیب ارض دعا ہے وارث
 لحد میں پوچیں گے جب نکرس مجھ سے تصریح دین ولت
 خدا نے چاہا ہی کہوں گا اونکھ خدا ہو وارث خدا ہو وارث

مدینه منوره ۲۱ - رمضان نجحت اشرف مزار رسول حضرت علی کرم اللہ وحدتہ
 کربلا معلی امام حسین رضی اللہ عنہ ۲۲ و شعبان مدینه طیبہ امام زین العابدین ۲۳
 و روزی الحجج مدینه منوره امام باقر ۲۴ و ربیع الاول مدینه طیبہ امام جعفر علیہ السلام ۲۵
 بعد او شریعت امام موسی کاظم ۲۶ و رمضان خراسان امام موسی رمضان ۲۷ و محرم
 بعد اخواجہ معروفت کرنی ۲۸ و ستمبر ۲۹ و شعبان بعد اخواجہ سرفطی ۳۰ و ربیع خویجہ
 چنید بندادی ۳۱ و روزی الحجج بعد ادشغ شبل ۳۲ و جمادی الثانی بعد اد
 شبغ عبد الواحد ۳۳ یکم ماه محرم بعد اخواجہ ابو الفرج یوسف طاطوی ۳۴ و محرم
 بعد ادشبغ ابو الحسن علی بن کاری ۳۵ و ربیع الاول بعد ادشبغ عبد القادر جیلانی ۳۶ و شوال
 بعد او سید عید الرزاق ۳۷ و یعقوب جیلانی ۳۸ و روزی الحجج سید احمد ۳۹
 و صفر سید علی ۴۰ و شوال شاه موسی ۴۱ و شعبان بعد او سید حسن ۴۲
 و ار رجب ابوالعباس ۴۳ و ربیع الاول بهاء الدین ۴۴ و رجب سید محمد
 ۴۵ و شعبان شاه جلال ۴۶ و رمضان بیکر فرید بیکری ۴۷ و ار رجب
 مثنان ابراہیم عثمانی ۴۸ و روزی الحجج بیکر ابراہیم بیکری ۴۹ و محرم شاه امان شاه
 ۵۰ و محرم مثنان شاه حسین ضراوی ۵۱ و جمادی الثانی کمال شاه برائیت اللہ
 ۵۲ و رجایا الاول احمد آیا و گجرات شاه عید اصمه ۵۳ و شوال پانس شریعت
 صلح پاره بنکی شاه عید الرزاق ۵۴ و روزی الحجج مولی صلح پاره بنکی شاه سعید ۵۵
 و روزی الحجج موضع سند ولی شاه شاکر اللہ ۵۶ و شعبان تسبیح کرسی شاه نجات اللہ
 ۵۷ و صفر لکھنؤ گولانج خادم علی شاه ۵۸ یکم صفر ۵۹ و محرم جبری یوم جمعه وقت به
 زیگ کر ۱۵ است ۶۰ علی الصباح مزار دیوب خیریت سیدنا حاجی حافظ دارت علی شاه صاحب
 قدس اللہ سرہ -

هُوَ اللَّهُ الْأَدِلَةُ الْعَلِيُّ

شجرہ چشتیہ لطامیہ فخریہ

دو نی کا یہ پر وہ اٹھا میرے وارث میسر ہو عشق حبیب الٰی محے دید ہو صورت حق من اک حسن بصری و عبد واصد کا صدقہ	کو وحدت کا جلوہ دکھا میرے وارث محمد کا شیدا بنا میرے وارث دکھا شکل شیر خدا میرے وارث محے سید ہارستہ بتا میرے وارث
فضیل وبراہم و حضرت حذیفہ ہمیرہ و مسٹا دو اسحاق شامی طفیل ابی الحسن و بوسنی پے ناصر الدین و مودودی یوسف	رہیں یہ میرے پیشوای میرے وارث معاون ہوں روز جزا میرے وارث میرے بخش حرم و خطای میرے وارث مرے اجڑے دل کو بسا میرے وارث
طفیل شریف اور عثمان حق بیس پے خواجہ سند اور قطبہ دوران فرید شکر بخ ذی شان کا صدقہ طفیل نظر آم حبیب الٰی	نمے عشق میکو پلا میرے وارث مری گردی قسمت بتا میرے وارث مری بکبھی کوہٹا میرے وارث گلی میرے دل کی بجھا میرے وارث
طفیل نصیر حسرا غہ بادیت ححال و سراج خدا داں کا صدقہ طفیل علیم اور محمود راجن جمال اور محمود و شاہ محمد	دکھا دے رُخ حق نا میرے وارث محے راہ سید ہی بتا میرے وارث میرا پار بیڑا لگا میرے وارث رہیں یہ میرے رہما میرے وارث

مجھے اپنی باتیں نہیں میرے دارث	پے خواجہ کیم کلیم خدا داں
مرے دل میں کر اپنی جا میرے دارث	نظام و مخنسہ جہاں کا تصدق
میرے درود کی کرد و امیرے دارث	تصدق میں قطب دبھال ولیٰ کے
مری دستگیری کو آمیرے دارث	طفیل عباد اور شاہ بلند اب
دکھا میرے دارث دکھا میرے دارث	پے شاہ خاہم مجھے اپنا جبلوہ
مرے درود کی بڑ دا میرے دارث	تری دیدے سر درود جانِ عالم
ہے پڑ مردہ دل باع فرقت میں شاہماں	
مرا غنچہ دل کسلا میرے دارث	

۱۵۰ سالت پناہ حضور انور رسول خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ۱۲ ربیع الاول
 ۱۵۱ مزار اقدس میرینہ مسوارہ ۱۵۱ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۲۱ ربیع المبارک
 ۱۵۲ سنکھ کو وفات ہوئی مزار اقدس بخت اشرف ۱۵۲ خواجہ حسن بصری یکم ربیع الاول
 ۱۵۳ وصال ہر امداد رشیعت بصرہ ۱۵۳ خواجہ عبد الوحد بن زید ۲۴ صفر شعبہ مزار
 شریعت بصرہ ۱۵۴ خواجہ فضیل بن عاصی ۳ ربیع الاول ۱۵۴ کو وصال ہو،
 مزار کر منکھہ ۱۵۵ خواجہ ابراهیم بن ادھم ۲۷ ربیع الاول ۱۵۵ کو وفات
 مزار شام ۱۵۶ خواجہ سید عالی الدین خذیلہ مرجانی ۳ ارشوال سنکھ کو وفات
 مزار بصرہ ۱۵۷ خواجہ امین الدین ہسیرہ ۱۵۷ ارشوال سنکھ کو وفات مزار بصرہ ۱۵۷
 ۱۵۸ خواجہ فیعن بخش مشاد ۳ ارموم سنکھ کو وفات مزار طک شام ۱۵۸ خواجہ
 ابو اسحاق شافعی ۳ ربیع الاول وفات سنکھ مزار شام ۱۵۹ خواجہ ابی الحمد
 یکم جمادی الشانی سنکھ مزار شام ۱۶۰ خواجہ ناصر محمد یکم جموم سنکھ وفات
 مزار حبشت ۱۶۱ خواجہ ناصر الدین ۳ ربیع شعبہ مزار حبشت ۱۶۱

خواجہ قطب الدین یکم ربیع شمسه هزار حیثت ۱۲۹۰ خاچی شریف ۱۰ ربیع سنه هزار
 هزار زندنه حلقة سنای ۱۲۹۱ خواجہ عثمان و شوال سنه هزار که معطره شاه خواجہ مسیح ایک
 اجمیسری ۱۰ ربیع سنه هزار جیر شریف ۱۲۹۱ خواجہ قطب الدین ۱۳۰۰ ربیع الاول
 سنه هزار بہرولی پرانی دہلی ۱۲۹۱ بابا فرد الدین و محمد سنه هزار پاک پن ۱۲۹۱
 شاه نظام الدین اولیاء ، اربیع الثانی سنه هزار دہلی ۱۲۹۱ نصیر الدین پڑاخ دہلی
 ۱۲۹۱ رمضان سنه هزار دہلی ۱۲۹۱ کمال الدین ، ۱۲۹۱ ذیقعدہ هزار دہلی ۱۲۹۱ سراج الدین
 جمادی الاول سنه هزار پاک پن ۱۲۹۱ علیم الدین ۱۲۹۱ صفر سنه هزار
 ۱۲۹۱ محمود بن ۱۲۹۱ صفر هزار پاک پن ۱۲۹۱ جمال اللہ اذ الججه سنه هزار احمد آباد گجرات
 ۱۲۹۱ محسن محمد ۱۲۹۱ ذیقعدہ سنه هزار ۱۲۹۱ خواجہ محمد ۱۲۹۱ ربیع الاول ۱۲۹۱
 هزار احمد آباد گجرات ۱۲۹۱ خواجہ بخشی ، ۱۲۹۱ صفر سنه هزار مدینہ منورہ شاه
 کلیم اللہ ۱۲۹۱ ربیع الاول سنه هزار دہلی ۱۲۹۱ شاه نظام ۱۲۹۱ ذیقعدہ سنه هزار
 احمد آباد ۱۲۹۱ سولانا خزان الدین ، ۱۲۹۱ جمادی الثانی سنه هزار بہرولی پرانی دہلی ۱۲۹۱
 قطب الدین هزار مدینہ منورہ ۱۲۹۱ جمال الدین ۱۲۹۱ ربیع الثانی ۱۲۹۱ شاه عبادان ، رجب
 سنه هزار ۱۲۹۱ بلند شاه ۱۲۹۱ صفر سنه هزار ۱۲۹۱ خادم علیشا
 ۱۲۹۱ صفر سنه هزار کہنوت ۱۲۹۱ سیدنا حاجی وارث علی شاه صاحب یکم صفر ۱۲۹۱ هزار
 اقدس دیوہ شریف ۱۲۹۱ کرہ اسنٹ پروصال ہوا

خادم الفقرا ازاد گھٹ شاہ وارثی بچہ اپوئی
 تاریخ تعمیر خانقاہ

کرد تعمیر خانقاہ رفیع صاحب دل فتح عز اکا ۰
 گفت بالف بیت تاریخش چہ بین آستان اوجہ شاہ

ہو الوارث

از احقر کتر غاکار ایور وارقی سنبلي معلم صاحزادگان سعی الملک شاهی معلم اول په
داني امام علماء ابدان عاليجناب حکیم محمد احمد خان صاحب مرسی عنین دارسلطنه دلی او امداده
الوارث اعلی الولي بضیفه الجاری الحنفی الجلی -

لا کلام - کلام کلام طرہ محبوب تقبیل مطبوع و مطبوع - حاشاد کلام
سلطان سخن - برمان سخن - جان سخن - ایمان سخن - مجمع دل ہائے پرستان بیحت رونت
بزار زیبائی و رعنای پرستان - آویزہ جگر ہائے مومیا فی طلب - آوازہ فاذ افرغت فنا -
و ای ریک فارغب مل پور قران مجید فی لوح محفوظ -
ک خاطر ہر کہ و مر من العرفاء کلامین والا صفیا و اوصیین بردا بیط الفاظ و صنایع
معانی محفوظ -

وکیت لا کہ اشرف اخوة الطلاقیہ نواب نوبت مذیب الحیۃ عین الوجوہ - وجود این عفان ابراء
و اسلامین سلطان اعازین اسو کامین بغیر العیب ولیعن بتوحید باری عزیزہ بزم زمر حقیقت
اطماء عقیدہ یہا فی اضمیرہ بالوغیقہ بتوقفہ - عقدہ لا خیل کشادہ بعد آپ باری تازگی و فویس باری
مطبع جید بر قی پریں رونق انطباع یافتہ - بقلوب چنان منطبع شده کہ رو برویں ہمہ سخن ہائے
لا ایمانی مرفوع - محسن بندہ حضرت عاجی او گھٹ شاہ صاحب ارشی بچھر الیونی - مد و کار عال پرست
وزیری مصنفت متصفت بذہ الاشعار برقاون کلیتہ شنا کہ ذکر ش پ تکویح دلیح بہ بالا - چنان
مستغرق کہ خود نہ ماندہ مل ہتو بوسو مین ذات مرشد بلا فرق پس با ہوالا ذاتہ الاقدرس پیر ما
من نفوس ما مریاں اعلیٰ نفس و سمجھی فرق کے آید و اسائے - دگر - فلک اللہ الالانہ و ما صدر من
امد فنو کلام امتد پس گفتہ مصرع کہ بخیز سال طبع است -

فصیح بلیغ بین اجید

